بحمد اللہ کہ درین زمان سعادت اقتران بفضلہ

بیاض ۱۲۸

۲۹۶۶
... INSTITUTE,
NEW DELHI-2.
...sed Price

در مطبع افضل المطابع باہتمام شیخ الٰہی بخش مطبوع گردید

حضرت امیر المومنین سیدنا و مولانا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فضائل نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد جناب باریتعالی شانہ

حمد ہو کب وین خدای پاک کی	تاب کیا انسان مشت خاک کی
ذرہ سے کیا ہوی وصف تابناک	قطرہ کیا ہو واصف بحر کب
تان اگر ہو اوسکی بن کچہہ یاوری	اور وہ فرماوی ذرہ پروری
تو تو کچہہ انسان نہیں بن آدمی کام	اور ہونی داخل دار السلام
اور بشر سے کب ہو نعت مصطفی	حق الٰہی قران مین حسن ثنا

نعت رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بن محمد احمد و محمود ہی	دو نو عالم کا وہی مقصود ہے
او سپہ بہیجو صدق دلسی صبح و شام	ای مسلمانون محبت اسلام
اور اوسکے چار یار باصفا	اور بہتر خلق سے آل نبی
حب او نہون کی ایک جز ایمان ہے	یہہ طریقہ لازم انسان ہے

بولے حضرت یا اخی روح الامین — سننے کی کیون ایسی پوشش کملین
بولے جبرئیل ای رسول باکمال — جب کہا صدیق اکبر نی یہہ حال
حق نی صدقہ کو کیا اوسکی قبول — اور ہوا حکم الہی یون نزول
سب ملایک ہین یہی کرلین لباس — حکم حق ہی لبس یہی ای حق شناس
کملو لیسی سب تن اپنا ڈہانک لین — جابجا خار مغیلان ٹانک لین
عالم بالا مین آج ایک جوش ہے — سارا علوی طبقہ کمل پوش ہے
حکم حق سی اور یہی کالا کہیس — ایکو دکہلانی آیا ہون یہہ بہیس
مومنونکو صدق دل ہووے اگر — صدقہ ہووین ایسی کمل پوش پر

حضرت امیر العادلین سیدنا و مولانا حضرت عمر فاروق رضی

قدوہ اصحاب وہ عادل عمر — اور تہہ کی مجلس سے گئی پہر اپنی گہر
امر حق ہی اور سنبی کی حکم سے — وہ اثاث البیت لصفی بیچ کے
لائی دینار طلا ایک بیس ہزار — راہ حق مین تاکرین سبکو نثار
وہ سبہی زر حضرت کی صدقہ کردیا — اور عمر عادل کو یہہ مژدہ کہا
تیرا سب یہ صدقہ کیا حق نی قبول — اجر بردا یا تجہے ہوگا حصول
خوبیان شیخین کی تو کہہ چکا — شان اب ختنین کی بہی ور سنا

حضرت امیر المومنین امام المتقین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

بیکہا یون در مجالس مین کہا — ماسترا عثمان بن عفان کا

فضایل نامہ

حضرت امیر المومنین امام الاجمعین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ

دیکھہ یہہ سامان عثمان غنی　　اور اپنی مفلسی حضرت علی

ایک حسرت خاطر عاطر مین لائے　　کو نہ خاطر نہایت گہر مین آئے

دیکھکر حضرت کا چہرہ پر ملال　　فاطمہ کرنی لگی تفتیش حال

کاہی علی تم کسلیے ہو دل ملول　　تب علی بولی کہ یا بنت رسول

آج مہمان تہی نبی عثمان کی ہان　　تہا تکلف کا بہت سامان وہان

کہانی تہے افراط سی خوش ذائقہ　　تہا ملوکانہ مہیا مائدہ

اور دم رخصت نبی کی گن کے کام　　ہر قدم پہ چہوڑا ہر ایک ایک غلام

دیکھہ اوس مہمانی کا سامان یہہ　　دلمین آتا ہی میرے ارمان یہہ

کرتا اپنی گہر مین بہی دعوت آپکی　　گر نہ ہوتی مجہہ پہ یہہ فاقہ کشی

فاطمہ بولین کہ یا شیر خدا　　حق نے ہمکو فقر کا رتبہ دیا

فقر کی دولت ہی دولت بیزوال　　آگی اس دولت کی دولت کیا ہی مال

فقر کا ہی مرتبہ سب سے بڑا　　ہر کسی کو کب ملے یہہ مرتبا

فقر سے ہی ہمکو فخر دو جہان　　کہیچی الفقر فخری پر ہی دہیان

دور کیجی یا علی دل سے قلق　　خیال رکہتی اپنا بر افضال حق

جو تمہاری دلمین کچہہ ارمان ہے　　یہان توکل کا بڑا سامان ہے

حق تعالی ہی مسبب اور کریم　　تم توکل پر رکہو دل مستقیم

ہے تمہاری دلمین گر کچہہ آرزو　　تم بہی پیغمبر کی کل دعوت کرو

[illegible]

کہا ای میرے پروردگار و ذوالجلال
دور کر حیدر کی خاطر کا ملال

ای کریم کارساز دو جہان
خالق و پروردگار بندگان

ابر و بندون کی تیری ہاتہہ ہی
فضل تیرا نیکون کے ساتہہ ہی

ای خداوند کریم کارساز
ای توانا قادر بندہ نواز

فاطمہ کی التجا کو کر قبول
اور علی کا مدعا کر دی حصول

اپنی پیغمبر کا صدقہ یا خدا
کر اجابت فاطمہ کی یہہ دعا

غیب سے سامان دعوت بخش تو
اپنی اس قدرت کی نعمت بخش تو

ہی بہی بیسامانی ہی روشن تجکو ہی
ذات کا تیری توکل مجہکو ہی

تیری مین قربان یارب الجلیل
کر نہ مہمانون سی حیدر کو ذلیل

میرے مہمانون کا تو سامان کر
یہہ میرے مشکل ہی تو آسان کر

مجہکو ہی مشکل تجہے آسان ہے
تجہہ سے بی سامانکو سامان ہے

سر بسجدہ معبود مین خیر النسا
کبر رہین تہی زور و عرض دعا

... فلک سے نعمتونکی اوتری خوان
کیسی نعمت جو کہ نعمت کی ہو جان

قدرت حق کی تہی وہ کہانی تمام
روح کا تازہ کرین کام و مشام

مجلس دعوت مین ہلی جب وہ خوان
اونکی خوشبو سی مہکا سب مکان

... نین خوشبوئین تہین اس شکی
ہو گئی مہمان صورت محو کی

... وہ قدرت جنت نشان
ہو سکے انسان سی کیا وصف بیان

جب خوان اوتری غیب سے
یعنی حق کی قدرت لاریب ہے

فضائل نامہ

[illegible]

یا الہی میرا ہے دل شاد کر | صدقہ ان آزادون کی ازاد کر
صدقہ اوس عزیکی سب ہے نکاہ | اور تصدق قدرتی سب جوانکا
مین یہ عاصی ہون مجکو دے نجات | اسکی بخشندہ ہے آخر تری ذات
عاصی و بیہوش ہی دادار بخش | اوسکو سب ہے ای داور دادار بخش

نور نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں حمد مین پاک رب الغفور | کہ ظاہر کیا جسنے احمد کا نور
یہہ نور محمد ہے نور الہ | کہ جسکا ہی خود دیکہو قرآن گواہ
خدا آپ قادر ہی ہر چیز پر | یہہ نور محمد ہی جید بر تر جسر
کیا حق نی ہر شئی کا یعنی ظہور | غرض نور احمد ہے ای ذی شعور
محمد کو جب حق نی پیدا کیا | دو عالم کو پہر اوسپہ شیدا کیا
کری کیا کوئی حمد پروردگار | نہ طاقت بشر کی زبان کو ہی یار
روایت ہی یہان اسطرح ایک اور | یہہ ہی جا لی نازک ذرا کیجو غور
نہ کہیو خلاف شریعت سخن | کر راہ طریقت ہو فاضل کشن
حقیقت سی ہو معرفت جسکو یار | زبان اس جگہہ کہولی وہ ہوشیار
خدا کی تو رکہہ فضل پر اپنا دہیان | اور اس نور نامہ کو کہہ میری جان
محمد کی ہی ذات کا آسرا | محمد سے بن اور نہین دوسرا
کرای دل بیان تو اوس نور کا | لکہہ احوال اس کنج معمور کا

نور نامہ

سے گے عرض کرنے جو تہا ماجرا
محمد نے جبریل سے یہہ کہا +
سو جبریل نے عرض کی اوسگہڑی
ولیکن بزرگی مین فائق ہو تم +
کیا پہر نبی نے بنجانی سخن
کیا سنکے جبریل نے یون بیان
خدا نے تمہین پہلے پیدا کیا
کرون عمر کا مین بیان کیا بہلا
ستارا تہا اک جانب قطب تہا
گذرتی تہی جب برس ستر ہزار
ہمیشہ اسی طرح تہا اوسکا دور
کیا اوس ستارہ کا مینے شمار
تبسم کر بولے حضرت رسول
ولے اس ستارہ کو اے پیارے اب
اگر دیکہو پہچانو نگا اوسکو واہ
سر مبارک سے دستار کو
پیشانی احمد اوپر
اوسی کے بوسے دیا

کہ جبریل نے مجہسے ایسا کہا +
بڑہی تم ہوا مین سو بولو ذرا
میری عمر سچ تمسے ہےگی بڑی
خدا سے ہر ایک وقت واصل ہو تم
تمہین یاد ہین عمر کی اپنی سن
کہ تمکو کیا رب نے فخر زمان
پہر اوس بعد سب کچہہ ہویدا کیا
ولے عرض کرتا ہے مجکو روا
نکلتا تہا سو وہ بحکم خدا
تو ہوتا وہ تہا پس طلوع ایکبار
نکلتا تہا مدت مین وہ اگلی طور
تو گنتی ہوی دفع ستر ہزار
کہا تمنے جو مجہکو ہے وہ قبول
کہو یارے پہچانو نگی بس تم اب
کہ دیکہا ہے سے کہے مرتبہ تی شاہ
دکہایا وہ اوس مرد ہوشیار کو
چمکتا ستارہ ہے وہ سر +
خدا کی وہ قدرت پہ شاکر ہوا

نورنامه

نور نامہ

که اسوقت جلد پہنچا ای میری نور ۔ تو پیدا اس سے خلق کا کر ظہور
سو دس ۱ دس سی پہلی تو دریا ہوئی ۔ وہ دریا کی بس جو کہ ایمان ہوئی
جو پہلا ہی دریا سو ہی علم کا ۔ یہی فضل اوسکا ہی بے انتہا
جو دریا ہی پہر دوسرا نیک عمل ۔ جو طاعت خدا کی ہمیشہ ہی مشتغل
وہ بس تیسرا عشق کا بحر ہے ۔ طلاطم مین اوسکی ہر ایک نہر ہے
چہارم وہ ہی حلم کا پائدار ۔ پری ہیکی شوہ بڑا استوار
وہ دریای تسلیم سو ہی خوفناک ۔ کہی ہی میرا وہ خداوند پاک
چہٹا صبر کا ہی وہ دریا عظیم ۔ ہی گہرا بہت سا وہ باخوف بیم
وہ ہی ساتوان عقل کا کامیاب ۔ چمکتا ہی ہردم وہ جون آفتاب
پہر ہی آٹہوان فہم کا جوش زن ۔ خزانہ سے ہی رب کی یہ بی سخن
نوان لاطمع بحر ہی فقر کا ۔ ہدایت سے کا ہی سر بسر وہ بہرا
عجایب وہ دریا ہی رحمت ہی بس ۔ یہہ پوری پہنچ رب گن لے دس
سو ہر ایک مین سال دس دس ہزار ۔ کیا نور نے سجدہ ای ہوشیار
یہہ سن بات حضرت کی روح الامین ۔ کہا تیرے قربان ای نیک دین
کہا پہر یہہ جبریل سے شاہ نے ۔ کیا نور کو حکم اللہ نے
کہ اس بحر سے باہر آ اور نکل ۔ کہڑا ہو کے سب تن ہلا بی دغل
ہلایا بدن نور نے جو تمام ۔ لگی سے کہنے اسطرح خیر الانام

[illegible]

رکھین ساری نبوتکی روشین تمام
روایت یہہ از حدیث مشہور ہے
یہہ کہہ کر سنائی نبی نی تمام
محمد نے پہر یون کہا جبرئیل
دو قطرہ گرے آنکھہ سے تیری حبیب
بنا ایک قطرہ سے تب جبرئیل
دو بوندین گرین آنکہہ بائین سے تہی
گیا ایک سے حق نے پہر اسرافیل
خدا کے یہہ قدرت ہی بیباک رب
میری داہنی گال سے قطرہ سات
بنائی یہہ سات آسمان کی طبق
ہر ایک آسمان کی ہی لی اشتباہ
ہے اول فلک نقرۂ خام سب
تمام آسمان مگر ہے سپید
ہے موتی کا جو تہا یہہ پس شتان
چہٹا لعل دیا قوت کا ہی گمان
ہین دروازہ آسمان کی سات
طلائی کواڑ اور سی مین جس اور جڑا

غرض بیت معمور مین سب مدام
مقام نبی بیت معمور ہے
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
یہہ ہی بات میری نے شب دلیل
بنای فرشتہ میری رب نی تب
ہوا دوسری بوند سے میکائیل
بیان اسکا ہے مجہی سنلو جی
وہ بس دوسرے قطرے سی عزرائیل
مین کہتا ہون جو اسکو بہی سنلی اب
گری جس گہڑی اسی تو وہ صفات
عجب سب کہلی ہی بس امر حق
برس پانچ سو کی تفاوت سی راہ
زر سرخ کا دوسرا ہے عجب
عجب اور سکی قدرتکا ہے یار وہ بید
فقط سیم کا ہے فلک پانچوان
زمرد کا ہے ساتوان آسمان
سنے میری فرمائی مین ایسی بات
ویا فضل ہی لعل و یا قوت کا

نور نامہ

[illegible]

روایت ہے فردوس و دار القرار
بنا پانچواں یعنی دار السلام
جو دار الجلال آٹھویں کا ہے نام
یہ آٹھوں بہشتوں ساری زمین
غرض جا بجا ہیں باغ اور پھول پھل
عمارت طرحدار اور خوش نما
کوئی لعل کا کوئے یاقوت کا
وکوٹھے ہیں مصفا طرحدار سب
کوئی سونے کا اور نقرہ کا گھر
بلند اور بڑے ہیں بقدر بے شمار
ہر ایک جا بچھونے جھمک تی ہوئی
اور اوسمین بچھی تخت رنگین ہزار
ہر ایک در پردہ مصفا نگار
اور اون محلوں میں حوریاں سیندور
جو ایک حور اونمین سے نکل آوی
تو مشرق سے مغرب ملک سر بسر
اور اون حوروں کی سونگھی خوشبو اگر
حوروں کی زلفین منہہ چھپا

غرض خلد و ماوا سے بنا کر جہان
نعیم اور ہے عدن اسی نیک نام
محمد پہ بھیجو درود اور سلام
غرض سونی روپی کی ہی خشت بنین
بنائی ہین باقی ہین عالی محل
ہر ایک گھر میں ہین کھڑکیاں لاتہا
محل ہے زمرد کا کوئی دلکشا
دکھاوے مسلمانوں کو میرا رب
ہر ایک محل مین نور تہا جلوہ گر
زمین آسمان اوس اجالی بار
وہ فرش زری سب جھمکتی ہوئی
لگے اونپہ پیس وگہر بے شمار
ہر ایک وضع کی ہے ہزاران ہزار
وہ دور سے اور دہرے ہین ہر جا حلہ
رخ جلوہ گر اپنا جسدم دکھائی
سب ہو جاوی سارا جہان جلوہ گر
تو یہ مشک اور زعفران و عنبر
دشمنین وہ پڑ رحمت اشب کی وزا

نور نامہ

[illegible]

گرا قطرہ پھر بائیں کاندھی سی جب
ہویدا کیا حق نی پس روز و شب

میری سیدھی بازو سی جب قطرہ یار
گرا تب ہوئے ابو بکر رض یار غار

ہوا بائیں بازو سے قطرہ عیان
عمر رض کو کیا حق نی پیدا وہان

جو سینے سی بوندیں نمایاں ہوئیں
کہوں اسکی میں بات روح الامین

سو عثمان رض کو رب نے پیدا کیا
عطا کر کی پھر اوسکو علم و حیا

کیا جامع پھر مصحف پاک کا
بنایا تہا پھر عرض خاک کا

ہوا پشت سے قطرہ جب شبہ کا
علی مرتضی کو دیا بس قرار

وہ مختار ہی اوسکو ہے اختیار
ثنا بیکراں ہی وہ پروردگار

جو قطرہ گرا تہا سیدھی سی یار
ہوئیں پانچ شی اوسی بس آشکار

کہ پہلے تو زنبیل آدم کو دی
سلیمان کو دویم انگوٹھی ملے

سویم وہ کی موسی نی پایا عصا
ہو حسن یوسف کو چوتھی عطا

ملے کو علی پانچویں ذو الفقار
بفضل خداوند آمرزگار

ہوئے پانچ جب قطرہ خاکسار
گرا تہا بائیں سی اے ہوشیار

ہوے پہلے پس شجرۃ المنتہی
دویم شجر طوبے ہویدا ہوا

سویم حوض کوثر کا وہ صاف آب
خدا نے ہویدا کیا جون گلاب

پڑا قطرہ چوتھا سو آدم بنا
ہو پنجم سے حو کو پیدا کیا

سے دسی پھر ایک قطرہ گرا
ہوئیں اوس سے بی بی فاطمہ زہرا

اوسے بوند سے پھر حسن و حسین
وہ ہیں دو تو میری عرض نور عین

نور نامہ

[illegible]

نور نامہ

اوسی ہی پہر ارض مقدس بنے
اوسے بنایا ہی سبس صور کو
ہوا سیدہی کہنی سی قطرہ روان
عرش بائین کہنی سے قطرہ گرا
کرسی سیدہی ہنڈلی سی دو قطرہ جب
سو ایک بوندسی جبل عرفات ہے
بنا پہر اوسے قطرہ سی کوہ طور
دویم قطرہ سی دیکہو میزان ہی
دویم ہنڈلی سی بوند جب ہوے روان
کہون اب بہان سی بیان کہول کر
سو وہ راہ باریک ہے جیسی بال
وہ تیزی شمشیر سے ای رفیق
قدم سے بہی قطرہ گری بی عدد
خشب پیدا ہوئے بعد بل
ہوی رجب برات اوس سبحا حسب
ہوی رات معراج کی جلوہ گر
محرم کی وہ رات عاشورہ کے
قدم بائین سی ہو دین بہر کشتی کا کام

یقین اوسیہ او لہی ہی سے
یہہ طاقت دی رب نے میری نور کو
براق اوسے پیدا ہوا تا کہان
تو خالق لی لیس اوس سی دلدل لیا
سن ای بیجاب حق قدرت پاک رب
عجب بہید کی واہ یہہ بات ہے
ظہور خدا سے ہے غرض میں ای نور
سو تو لی قیامت کو ایمان سے
کیا پل صراط اوس ہی رب نے عیان
کی ہی راہ پل جسطرح سے سیر
ہی خلقت کا چلنا اوس پیر محال
نہایت ہی باریک ہے اور دقیق
سو گئی راہ مین اوس ہی نبی پہ بند
نبی لی کہا یہہ ہی سن جبرئیل
ہماری نبی لی یہہ دی ہی خبر
اوسی قطرون سی بولی خیر البشر
بنائے خدا لی سنا ای اخی
بیان اوسکا کرتی ہین سیدنا نام

مراد اپنی ملتی ہی یون ہی سب مجہے
کہا نور نی اسی نسیم مراد
مراد اپنے بندہ سے ملتی نہین
میری نور کی یہہ حقیقت ہی سب
کہا نور نی باو سے پہر یہہ تب
کہا باولی سنکے یہہ نور سے
میرا عیب اے نور بتلا سب مجہے
میرا نور پہر بولا سن جبرئیل
کرای باو تو ہر دم ہمہ زبان
پہر سے ہی جہپی ملک مین تو سدا
کہا باو نی کای رسول خدا
تو بیشک ہے اکاہی بس خاص نور
نہین تجہہ مین یک ذرہ کچہہ عیب ہی
حد وہ باد نکسر شنا جبرئیل
کہ بی عیب ہے خالق پاک رب
گنہگار مین سارے شاہ و گدا
محمد پہ ایمان سے صدق لا
مسلمان ہوکر کیا دل کو پاک

اور اوسکی سوا مین کہون کیا تجہی
جو کہتا ہون مین سن کر اعتقاد
بجز حکم حق پاو ملتے نہین
سنا تو نے ای جبریل ہکو اب
جو کچہہ عیب مجہہ مین ہی سو لو اب
سراسر ہی اوس مین گنج معمور ہے
برای خدا الغنی دکہلا مجہے
کہ عالم ہی بس اسکا رب الجلیل
اوڑا وہی ہی عالم مین تب گردان
تیرا موتہہ نہ دیکہی ہی خلق خدا
تیری پاون پر میرا جی ہی فدا
دو عالم مین ہی تیرے ہر جا ظہور
حکیم اسکا بس عالم الغیب ہے
میرا نور بولا یہہ سن قال و قیل
گنا ہون مین پر عیب ہے خلق سب
نہین کوئی بی عیب سن ای صبا
زبان سی شہادت کا کلمہ کہا
کیا سر کشی سے نہ اوسکو ہلاک

نور نامہ

میری نوری حبیب سنا یہہ کلام — سنا پاک رب یہہ بیان سب تمام

یہہ سنکر بیان پاک رب نور دور — محمد یہہ پڑھنے لگا سب حضور

محمد سے یہہ نور خدا کا کلام — پڑھا ہوا سنتے سب درود و سلام

پڑھے جو کوئی نور نامہ کو یار — رکھے پاس یا کوئی پڑھے ہوشیار

صواب اُسکو اور سننی والی کو ہو — یہہ ہی منفعت کی لوٹ ای یار لو

نہ منکر نکیر اوسکو ذرہ عذاب — بہشتون مین جاوی گا وہ بےحساب

اوجالا رہی گا قیامت تلک — غرض قبر کی بیچ بی شبہ و شک

گئے ہوویں جتنی گنہ بیشمار — پڑھے نور نامہ کو لیل و نہار

او سے اسکی برکت سے بخشی خدا — کہا ای محمد سنے الورا

روایت ہی یہہ خوب ای مومنو — ذرا گوش دل سے تم اسکو سنو

ستھے مکہ مین اکبر وزہ بیٹھے نبی — او رحاضر تھے اصحاب سب دم ہی

سو جبریل آئے بحکم خدا — لیں اسطرح حضرت سے اکر کہا

وصیت کرو یون سنے الہدا — پڑھو نور نامہ کو ہر دم سدا

جمعہ کو دیا جمعہ کے رات کو — پڑھو ملکی سب دو من حکایات کو

دوشنبہ کو بھی جو پڑھے اسی — وہ لاریب ہووی کا بن جنتی

کرےگا سبھی قول کو جو قبول — کہے ہے ہمارا محمد رسول

شفاعت کرونگا بروز جزا — اوسی بخشیگا سب کو خاطر خدا

خدا یون کہی جو کہ بندہ میرا — پڑھے یا سنے نور نامہ تیرا

شمایل نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اول پاک رب العالمین
بعد اوسکی نعت سید المرسلین

ہے میری دلمین خیال اب یہہ مدام
جو لکھون مین حلیہ خیر الانام

تاکہ ہوون دوزخ سی در و اسلام
اسلئی کہتا ہون حلیہ مین یہان

رنگ گندم گون تہا اوس محبوب کا
دونو عالم سے کے غرض مطلوب کا

اور پیشانی کشادہ سے تہے عیان
ہر عضو جرم امت مومنان

تہے سے ابرو خط باریک تکی
تو بچین مومن جہ تاریک سے

چشم اوس نور خدا کی تہی سیاہ
ہمیہ جو ہو تہان ہو محشر کی راہ

اور میری صاحب کے تہی بینی بلند
تا نا ہووی دلپہ ہمت کی گزند

ریش گرد او خنصر نگہت اس سبب
ہے تہے میری صاحب لئے خاصان رب

تاکہ امت ہووی سب سرخ رو
جا ووی دوزخ مین اونکا ایک مو

یعنی دندان تہے کشادہ اور صاف
مومنون کی ہون گنہ ساری معاف

ہاتہہ اقامت مین تہی زانو تک دراز
تا مسلمان تونکو بخشی بی نیاز

ہی ہر انگشت سب باریک تر
جو کہ ہم پل پر سے گذرین بی خطر

او تہا حضرت کا بدن بالو سی صاف
ایک خط تہا سینی تا حد ناف

قد رسول اللہ کا اوسط تہا یار
نہ دراز و کوتاہ سے صاحب وقار

تہا مبارک تن غرض با نکہت
تا مسلمانون کی ہو نیک عاقبت

شمایل نامہ

سال باون مین ہوئی معراج جب
بعد ہجر معراج کی گیارہ برس
سکے ترسٹھ سال ظاہر زندگے
بعد اوس کی مرضی ہے اللہ کے
تھے ربیع الاولین کی دوستان
راوی لکھتی ہین یون بی شبہ و شک
اور شب معراج کی ای خوشخصال
اس سبب سے عمر حضرت کی تمام
اس شمایل نامہ کو با صد یقین
اے یقینی سمجھ اوسکو مدام
یا سنے یا جو پڑھے کوئی امتی
اوسکو دوزخ سی نہ خطرہ اور نہ ڈر
ایھین شک لاوے تو ہووے دوزخی
تھا زبان عجمین حلیہ لکھا
اسکو پڑھ کر امت عاصی تمام

گر تحقیقات کی اب تو ہوس
سترے پیغمبر رہی دنیا مین بس
اور اپنی رب کی ہر دم بندگے
پیر کی دن ہوئی وفات اوس شاہ کی
دوسرے بارہوین تاریخ کان
کوئی کچھ بولی تو کہہ اوسکو نہ باک
وضع ہو گئی یعنی ستائیس سال
ساری نوی سال کی ہی دار السلام
بندہ اللہ سی کوئی اہل دین
ورد اپنا گر کرے ہر صبح و شام
بیشک و لاریب ہوگا جنتی
جائے آسانی سی وہ پل سی گذر
گوش دل سی بات سنکے سنو حق
اوسکو فاضل نے عوض ہندی کیا
بھیجین احمد پہ درود ہر صبح و شام

اللھم صل علی محمد النبی الامی وآلہ وصحبہ وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	آفرینش نامہ

آفرینش نامہ

وصدره من الیاقوت اور پیدا کیا مینی سینہ مبارک یاقوت سے بہشت کی وقلب محمد من الاخلاص ور پیدا کیا مینے دل محمد کا اپنی خلوص اور محبت سی ومعائه من الصبر اور پیدا کی مینی حضرت کی انتریان صبر سے وعظامه من الکافور الجنة اور پیدا کی مینے ہڈیان بہشت کی کافور سے ولحمه من مسک الجنة اور پیدا کیا مینے گوشت مبارک کو مشک سی بہشت کی وشعره من نبات الجنة اور پیدا کئی مینی موئی مبارک بہشت کی سبزہ سے وقدامه للعبادة اور پیدا کیا مینی دونوں پاؤں محمد کو عبادت اور بندگی کرنیکی واسطی

لوری نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجبا للحبیب کیف ینام
قم قم یا حبیبی کم تنام

کل نوم علی المحب حرام
قم قم یا حبیبی کم تنام

خالق الخلق لا ینام
قم قم یا حبیبی کم تنام

العرش والکرسی لا ینام
قم قم یا حبیبی کم تنام

اللوح والقلم لا ینام
قم قم یا حبیبی کم تنام

کل الملکوت لا ینام
قم قم یا حبیبی کم تنام

والشمس والقمر لا ینام
قم قم یا حبیبی کم تنام

لوری نامہ

الحمد و الملک لی لا ینام | قسم قسم یا حبیبی کم تنام

معراج نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد توحید خداوند جہان — جسنے قدرت سی زمین و زمان
کردیا ایک کن سے کہتی ہی عیان — اوسکی صنعت کا کرون مین کیا بیان
حمد بیحد مر خدا سے پاک را — آنکہ ایمان داد مشت خاک را
حکم پہر اوسنی ملایک کو کیا — سجدہ آدم کا ہے تم سبکو روا
نور پیشانی مین اوسکی ایک تہا — وہ محمد مصطفے کا نور تہا +
دیکہتی ہے نور کی ساری ملک — جہک گئی سجدہ مین اور ساتون فلک
سب اوسیکی نور سے سارا جہان — حضرت حق نی کیا یارو عیان +
انبیا ونکا ہے یہہ رتبہ کہان — وصف مین اوسکی یہ قاصر ہی زبان
سید کونین ختم المرسلین — آخر آمد بود فخر الاولین +
یون روایت ہی کہ احمد مصطفے — ام ہانی بی بی کی شب گہر مین تہا
درگہہ والا جناب پاک کا — حکم یون روح الامین کی تئین ہوا
جلدی سے لیجا کی جنت سی براق — جا زمین پر چہوڑ دی تیلی رواق
سات اپنی سے لے فرشتی ساتہہ ہزار — وہ جو ہے محبوب رب کردگار
کر کے تابیدار اوسکو تو ای نامدار — درگہہ والا مین لا کر کر سوار +

[illegible] سات اپنی لی فرشتی ستر ہزار [illegible] جا لیا بیت المقدس بر گذار [illegible]

[illegible] امت عاصی کو [illegible]

معراج نامہ [illegible]

[illegible]

معراج نامہ

بولی عیسی آج ہی شکر خدا
بولے موسی یا محمد مصطفی
عرض کیجو جا کی آپ اللہ سے
جب چہارم آسماکی راہ لے
آنکھہ دربان کی وہان کی تھی لگی
یا نبی اللہ تیری دید کے
پانچوان جب آسمان طی کر چکی
وہانکا سب سارا عجایب دیکھہ کے
حضرت عزرائیل کو دیکھا وہان
بولی عزرائیل یون جبرئیل سی
بولی جبرئیل آگی ان قدمونکو لی
انکو بلوایا خدا نے آج ہے
بولی عزرائیل سی یون مصطفے
جان آسانی سی اون کی تو ذرا
پھر آسانی تیری اللہ کے
جب بیت المعمور پر پہونچی نبے
حضرت جبرئیل لی جب بانگ دی
حضرت ابراہیم بولی یا رسول

یا نبی اللہ تو ہمسے اسلا
مین تیری دیدار کا مشتاق تھا
امت عاصیکو میری بخشیدی
آفتابہ لے پھر آیا ماہ سے
کھول دروازہ پھر اونی عرض کی
سب ملایک دیکھنی کو ہین کھڑی
پھر جھٹی وہ آسمان اوپر گئی
چرخ ہفتم پر ہوی جا کر کھڑی
طشت کی پانی مین دیکھی تھا جہان
کون ہی یہہ تو بتا دی تو مجھے
یہہ محمد ہین نبی اللہ کے
اس شہ دین کی شب معراج ہی
امت عاصی پہ میری رحم کہا
سنکر اونی حق مین امت کی کہا
دم بدم تاکید آتے ہی چلے
ہوی ملاقات حضرت ابراہیم کی
تھی ملک سا تون فلک کے وہان سبہی
تھہ ہی پڑھوا دی نماز ہوے گے قبول

قدرت حق تہی وہان یاروعیان
پردہ نقا جب جبھی کر چلا
مصطفے کی روح اوتہی تہرتہرا
حق نے دیکہا اب نہین آتا قریب
دست قدرت رکہا اوسکی پشت پہ
پردہ عصمت پہر آیا نظر
جب مقام قاب قوسین آگیا
سجدہ وہ حق کو لگا کرنے ادا
پاک تیری ذات ہی رب العلا
التحیات و محمد نے کہا
سنتے ہی یہہ رب نے کہا
اسلام علیک ختم المرسلین
سب فرشتون نے گواہی دی ہین
اشہدان محمداً عبدہ
تہا محمد اور رب ذو الکرام
امت عاصی کا وہ لیکی نام
پاک تیری ذات ہی رب العلا
بخشدی امت کو میری اے رحیم

کیا کرون نقشا وہ پردہ کا بیان
دیکہا جس دم پردۂ عصمت پہرا
دلپہ چہائی ہیبت رب العلا
میری عز و شان سی ڈرتا حبیب
دو جہانکی جب ہوئی اوسکو خبر
نور سی شرمندہ تہا جسکی قمر
اور قرب حق وہی حاصل ہوا
یون محمد رب کی کرتی تہی ثناء
سبکا تو مالک ہی بیچون و چرا
اور صلوٰۃ طیبا کو بہی پڑہا
اسلام علیک کی آئے صدا
پڑہ کی بولے بر عباد الصالحین
اشہدان لا الہ سب نے کہین
والرسول کی صدا تہی ہو بہو
قاب قوسین اور ادنی کا مقام
عجز سی کرتا تہا یون رب کلام
سبکا تو مالک ہی بیچون و چرا
اپنی رحمت سے تو اے خالق کریم

معراج نامہ

نار گلزار اوسپہ وہان بی دلیل کے — اوسکی بدلی مجہکو کیا نعمت ملے
بولا حق دوزخ پہ تو ہوگا گہرا — آتش دوزخ کو دیگا تو بجہا
پہر کہا حضرت نی رب المسلمین — جانتا ہی جی یہا سنی جانیکو نہین
یہان کی انکا کسی ہوگا یقین — بولا حق صدیق بولیگا وہین
تو ہی سچا اور خدا سچا تیرا — تو کہی جو کچہہ وہ ایمان ہی میرا
کرکی حاصل یہہ سعادت جب سبہی — گہر مین آیا پر نہ ایک ساعت لگے
اوٹہی تہی جس جاسی وہ جا گرم تہی — معجزہ یہہ دیکہہ حیران تہی سبہی
استراحت انکر حضرت نی سکے — نور سے معراج کی صبح ہوئی
جو عجایب دیکہہ کر آیا تہا دو — کردیا اکر بیان سب ہو بہو
تہا یقین با جان و دل صدیق کو — ان یقین کو تہا یقین اسی دوستو
اوسکی تو بن آئی حق ہی خوب بات — سارہ سچا سدہلتی تہی حسرتی ساتہہ
ختم کر محسن سخن کر مت دراز — عاشق و معشوق کا راز و نیاز
تجکو کیا کہنی کی ہی بس امتیاز — ساتہہ رکہہ لکہنی سی اب تو اپنا باز

اعجاز نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون کسطرح اوسکی حمد و ثنا — کہ پیدا کئی جسنی ارض و سما
زبان کو نہین تاب طاقت ذرا — کہ کچہہ بسی کری اوسکی حمد و ثنا
جو ہر موی تن میرا ہو وی زبان — بہلا اوسکی تعریف کب ہو بیان

اعجاز نامہ

یہہ بغض محمد کا بدلا ملا

غرض اوسنے مرغید بہت کیے دوا

سنو اوسکی دختر تہی ایک پرتمیز

کہونکہا کہ تیرے آدمی یا وہ حور

کیا اب کا دین ظاہر قبول

لگی کہنی ایکروز یون باپ سی

کہا پہر یہہ دیں لی ای حورزاد

یہہ سنتی ہی بولی وہ دخترشتاب

کہ آیا ہے اس شہر مین ایک طبیب

اگر حکم ہوی تو لاون دوا

کہا باپ نی اس سی جہتری کیا

گئے اوسکی بیٹی شتابی وہین

نبی کی قدم کی اوٹہا خاک پا

یہہ نیت کرکے اوسنی وہان لیا

دی خاک پا لی لگائی جوہین

کہا پہر یہو دی سے لی ای دختر

کہ ایسی خبر تجہسے دی دوا

یہو دی سی کہنی لگی بیٹا رو

اوسے حق تعالی نی اندہا کیا

ہوی بس نہ ہرگز اوسے کچہہ شفا

کہ وہ جانتی اوسکو رکہتا عزیز

خدا نی دیا تہا عجب اوسکو نور

ولی ولیکن تہا اعتقاد رسول

بہلا مجکو کہنا سبے کچہہ آپ سی

شتابی کہو ای مبارک نہاد

کہ سینی مرادعا لے جناب

کہون کیا کہ ہے وہ عجیب وغریب

کہ انکہونکو ہوی تمہاری شفا

شتابی سی جاکرکے لا تو دوا

کہ جس جا ہے تجہے سید المرسلین

کہا باپ سی لائی ہون مین دوا

لگا دی خدا نی اوسی دی شفا

وہ انکہین جو اندہی تہین روشن ہوئین

بتا مجہکو وہ کون سا ہے طبیب

ہوی اسقدر جلد مجہکو شفا

تجہی کیا بتاون مین ای فرخت خو

نکالین اسیطور سی سات بار
یہودی نی پہر غیب سی ایک ندا
نکالی گا گر انکہین سترتو بار ✱
لگی اوسکو بہی خاک پائی نبی
یہودی بہت سا ہوا شرمسار
مین اب دین اپنی سے بیزار ہون
مجہی سات اپنی تو شوکت نشان
مین جا کے قدم بوس ہون آپ کے
دیا پہر یہہ دختر نی اوسکو جواب
کہون جسطرح مین سو منظور کر ✱
کہا باپ نے اوس ای میری جان
کہا طوق گردن مین زنجیر پا
کہا پہر یہودی نی ای پر صواب
اوسی وقت زنجیر اور طوق کو
کیا کام کیا دختر نامور ✱
ہوے بات مین لیکی اوسکو روان
سنو یہہ تو دونو پہانسی چلی
کہا آگی ای سرور نامدار

رہی چشم کی روشنی برقرار
سنے یہہ کہ ہاتف نی اوسی کہا
نہ یہہ جائیگے روشنی یار
پہر ایسی نہ یہہ جائیگے روشنی
لگا کہنے دختر سے ای نامدار
یہہ آرزو ہی کہ کلمہ پڑہون
وہان لیکی چل مین محمد جہان
کہلین پہانگ بیٹہی کی اور پانگی
کہ جینا ترا یون نہین ہی خوب
پدر جو دل کا ہی سب دور کر
سنے جسطرح مجہکو لیچل وہان
تجہی کر کے لیجاونگی پہر ملا
سنے طور مجہکو لیچل شتاب
مین کر کہا اب تجہی ہوش رہو ✱
سنے خوب سی اوسکی کمر
کہ جس جا پہ تہے سرور دوجہان
سنے پاس جبرئیل نازل ہوئی
کہ دشمن تمہارا ہوا دوستدار

اعجاز نامہ

بسم الله الرحمن الرحیم

[illegible]

ہر طرف تہی اونکی اصحاب کرام
خواجہ عالم شہ ہر دو جہان
یعنی بسم اللہ ہی مشکل کشا
اسی ہوتی ہی کشایش کار کے
ہوتی ہی ہر درد کی اس سی دوا
اس سی ہووی برکت رزق حلال
ہی یہین اسم اعظم بیگمان
اسی ہر عاصی کو ہوتی ہی نجات
اس سی ہووی دفع امراض و بلا
جانتی ہی اسکی تئین ای مومنان
ناگہان اک دخت ترسائی خبر
اوسنی جب وہ وصف بسم اللہ سنا
خوب یا کر دلمین بسم اللہ کو یاد
تانی اوسکی اک دن سنکر کہا
سن یہہ دو کلمہ ہی ای مختل دین
تو کریگا تجکو اک دم مین ہلاک
توبہ کر خاموش ہو مونہہ کو سنبہال
سبکہ تہا ان دنون یہہ ماجرا

جسطرح تارون مین ہو ماہ تمام
فضل بسم اللہ کرتی ہی بیان
اسی یہہ ہر محتاج کی حاجت روا
اور اسی سی دار وہی ہر آزار کے
ہووی ہر بیمار کو اس سی شفا
دور ہووی تنگدستی اور ملال
مردہ صد سالہ کو بخشی ہی جان
ظلمت دنیا مین ہی آب حیات
سو بلا مین جا تو بی خطرہ و جلا
روز و شب ورد اسی کر ورد زبان
جانب مسجد ہوا اوسکا گذر
مذہب اطفال پر اپنی سر دہتا
گہر کے تئین پڑہتی چلی وہ خوش نہاد
اوسکی پڑہتی ہی تجہی مطلب ہے کیا
گر سنی اسکو تیرا بابا کہین
مین تیری غصی کرونگی سینہ چاک
دیکھ اپنی دین مین رخنہ نہ ڈال
ناگہان بابا ہی اوس کا آگیا

آغاز نامہ

ہاتہہ مین ہتی اوسکی ایک انگشتری
باپ نی بیٹی بلا پاس اپنی سے
یون کہا رکہہ اسکو اپنی جان کی ساتہہ
پڑہ کی بسم اللہ نے انگشتری
سنکے اس کلمہ کو با در او بدر
رات کو جب لی وہ نیکو خصال
جسکو لیکر انگوٹہے اپنے ہاتہہ
پہر بلایا قوم کو سنے تمام
قوم سی اس باپ کو ظاہر کیا
سب نے اوسکی نانی کی دی صلاح
کر طعام اوسوقت تیار اور شراب
ہمر دہا ہی کی لئی نکلا خموش
لیکے مچہلی اوس سی پہر دختر کو دی
صاف جب مچہلی کو وہ کرنی لگے
پڑہ کی بسم اللہ ہوکر دلمین شاد
قوم جب کہا کر ہوئی فارغ تمام
قوم نی ہر چند سمجہایا اوسے
سکا راہ عشق مین پورا ہو کام

مول سی عاجز ہتی اوسکی جوہری
وہ انگوٹہے اوتہی تین گہری ہوئی
ایسی تہا دریہ کب لگتی سی ہاتہہ
جب یون کہہ بیٹی وہ رشک پری
ہوتی انگاروں پہ دونو ہمر سبر
لی انگوٹہی جب سے اوسکی نکال
پہینکدے دریا مین خسرف یزدی ہما
اپنی دعوت کی ہتی ناص و عام
سبکو اس احوال سی ماہر کیا
ابی اسکی قتل مین سبکی فلاح
جا ہا کچہہ نوا ای ماہی کی کباب
اتفاقا آ گیا مچہلی فروش
کر کباب اسکی ننا جلدی سی بیتی
نکلی اوسکی پیٹ سی انگشتری
رکہہ دیا پہر جب مین کر حق کو یاد
تب بلایا باپ نی اوسکا نام
پورا اپنی کام کا پایا اوسے
کیون نہ ہو سبکا سر پورا ہو کام

اغازنامہ

الغرض جب کم ہوا وہ جوش حال — ہوی افاقت سبکا ہوش آیا بحال
سب نی منت سی یہہ پوچھا ماجرا — کسی سی سیکھا تونی یہہ ہمکو بتا
کس سی یہہ کلمہ کیا ہی تونے یاد — کون ہی تیرے سبق مین تیرا اوستاد
جب بتایا اوسنے حضرتکا نشان — یعنی ہین پیغمبر آخر زمان
یون بتایا اوسنی حضرت کا پتا — نام ہے حضرت محمد مصطفے
وعظ فرماتی تھے اکدن خلق پر — پاس مسجد کی ہوا میرا گذر
وصف بسم اللہ کرتی تھے بیان — اتفاقا مین بھی جا نکلی وہان
اونسی یہہ کلمہ میری دلپر لگا — ایسی ہی لاگا کہ دلپر گڑگیا
ہے یہہ اوس لعل مبارک کا اثر — ہوگیا ہی دلپہ نقش کالحجر
دوری سی مین اسکو حضرت سی سنا — کیا کرون اوسوقت کی مدح وثنا
گرچہ ظاہر مین سنا تھا دور سے — لیک باطن بھر گیا تھا نور سے
تن سی جو مہجور ہی نزدیک ہے — دلسی جو نزدیک ہی کب دوری
گرچہ ظاہر مین نہین ہون ہمکناس — تن یہان ہی جی ہی میرا اونکی پاس
جو طین ہین عالم جسم وتن مین — ہیکہیان ملتی ہین وہ ناسوت مین
عالم ارواح مین جو ہین ملے — یہان وہی دنیا مین ملتی ہین گلے
الغرض قوم اوسکو اپنے ساتھ لے — گر وسیلہ جا کے حضرت سی ملی
ہو وسیلہ باو غنا ہوون سی نزل — تا وسیلہ جا سکے ای پاے گل
دست بستہ روبرو ہو کر کھڑے — گر کی غرض حال قدمون پر گری

خواب نامہ

مصطفے سے یوں سنی میں ایکبات — ہو جیو اوسپر درود او صلواۃ
تو کہ ہمت اوسکی ہو تجہپر عیان — کسقدر امت پہ تہے وہ مہربان
چار یار اوسکی تو بر حق جان لی — جو کہیں ہیں مصطفی وہ مان لی
وہ ہمیشہ جاگتے تہی رات کو — ایک ہو رہتی تہی حق کی ذات سو
اتفاقا سو گئی وہ ایک رات — کان میں اوسکی پڑی یوں ایکبات
اے محمد جاگتا ہے خوب ہی — جو کہ سووی کیا میرا محبوب ہی
ہاں تجہی پیدا کیا ہی یوں سبے — کی عذابوں سی بچا امت ہی
جو کری تو رات کو آرام خواب — ڈالوں امت کو تیری اندر عذاب
تا بچے امت ہی کوئی پیر و جوان — سبکی تئیں ڈالوں میں دوزخ درمیان
مصطفے نی جب سنا اس بات کو — امتی سے کہتے اوٹہی اوس رات کو
اوس جگہہ تشریف لیگئی وی جب — جانی کیا یہہ حال خیر حق کی کوئی
جب گئی اس قصہ کو دو دن گذر — روتی لاگی جملہ یاران گہبر گہبر
روتی روتی جبگئی عائشہ کی پاس — پوچہا احوال حضرت ہو ہراس سے
مومنوں کی مائی اونکو یہہ جواب — کہدیا جو حق سی آیا تہا خطاب
ڈالوں امت پر تیری اپنا غضب — جو کہ سویا ہوسکے تو منکر اب
اوس زماں سی او نہ تہ گئی خیر البشر — اور بجل رو دنی لگی رخسار تر
جملہ یاراں سب لگی زاری کرنے — بہ حقیقت کسی لگی خوابوں سے بہت
کہنے لاگی ای کریم کارساز — دو دو تو عالم جنسے تو ہیگا بے نیاز

خوابنامہ

تا اوٹھا وان سر زمین سی تب تئین
غم سی زاری کرکی جو روی بنی

تب کہا صدیق نی ای سیدا
جو کر اپنی عمر مین طاقت کرون

جو کری سی اب عبادت مین نبی
سر زمین سی تم اوٹھا ویا رسول

مصطفے نی تب کہا ای یار غار
اس عبادت سی نہ مطلق ہو وے گی

بس تبہی یون عمر عادل نی کہا
سنی فرمایا کر تہبرے عدل

مجھ سی ہووی جو عدالت جہان
سب دیون امت تیری کو وہ ثواب

التماس اس بندہ کی پڑ یو قبول
تب کہا حضرت نی نا ئین یہہ روا

تب کہا عثمان نی ای مصطفی
جو کہ مین خیرات کی اوسکا ثواب

سب امت تیری یون بخش دا
سن سخن تب یہہ نبی نی یون کہا

اسطرح ہو نا قیامت تک یون مین
خبر دیتی تہبے دی سب احوال کی

کرم کرا پنا زمین سی سر اوٹھا
نیکی دہ قربان امت پر کرون

ہو کرون قربان امت پر سبہے
عرض اس بندیکی تم کرو قبول

لیک یہہ طاعت نہین آتی بکار
کیا کہون دلمین میری ہی نجی

عرض میری مان تو ای مصطفے
اور کا مون پر بڑا اوسکا فضل

اور جو نیکی کرون مین احسان
دن قیامت کی ہو اونکا ثواب

اب اوٹھا و سر زمین سی یا رسول
عدل میری درد کی ناہی دوا

واسطی حق کی زمین سی سر اوٹھا
اور جو قرآن مین لکہا اوسکا ثواب

غم نکر امت کا میری مصطفی
اس سی حاصل ہو نہ میرا مدعا

خواب نامہ

جو کہ امت ہی تیری کی شیخ شتاب
جو کہ میں بابا سے یکسو ہوا
تو کہ یہہ امت میری دن آخرت
فاطمہ بولی کہ ای بابا میرے
غم نکر اسواسطی ای مصطفے
جو کہ ہی بندگی حق کی تمام
اور جو آگی کرون میں بندہ سے
تب میری امت کو میں بخشا نواب
تب کہا حضرت نی طاعت اور ہی
فاطمہ نے دیکھا جو یہہ حال پدر
باپ کی آگی سی اوٹھہ کر ہو ہراس
سر برہنہ کر کی سجدہ میں پڑے
تب کہا پروردگار انس و جان
ہی تو برحق ای کریم کارساز
بیکسون کا ہی تو ہی فریاد رس
مصطفے کی گریہ کی برکت سیتی
برکت ان آنکھونکی پانی میرے
اس کنیز کی کو خدایا شاد کر

سبکی تین دوزخ میں ہی اندر عذاب
دو نو عالم میں جو امت کو چہا
ہی یہہ بیکس باوی حق سی مغفرت
اسلئے کیون غم میں تم اتنی پڑے
گر دون امت پر تیرے میں جان فدا
سو دی امت کو تیرے میں لا کلام +
اس جہان میں تب تلک ہے زندگی
سر اوٹھاو تم زمین سی اب شتاب
کرنی امت کی شفاعت اور ہے
گفتگو میری نہ آئی کارگر +
سو طرف جنگل لی آئی کر کی اس
رو رو آنکھوں سی ندی جاری کری
دستگیری جامہ در ماندگان +
کل عالم کی گنہ سی لی بنا
خبر تیری اب کون ہی امداد رس
مغفرت کر در گذر امت سیتی
جو کہ اب ای ہو میں ڈرسی تیرے
باپ کی امت سی اب تو در گذر

خواب نامہ

وفات نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد بندہ گنہگار امیدوار مغفرت ایزد سبحانہ **محمد حسین خان** دہلوی مہتمم مطبع مصطفائی کا صاحبوں کی خدمت میں التماس رکہتا ہے کہ حال واقعہ جانسوز جگر گداز عبرت اندوز وفات سید عالم حیات اُس لینے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو کتب متداولہ اور رسائل مشہورہ میں مشروحًا اور مفصلًا مندرج ہی اوس مین سی کچھ حال سراپا ملال اور باعث اندوہ وغم اوس سبب نج والم الکتاب بہار خلد سی انتخاب کیا اور باتین دل پسند مرتب کر کی مجموعہ مین شامل کیا تاکہ بطور رسالہ مختصر کے پیرایہ طبع مین جلوہ گر ہو کر نظر جمیع احباب سے گذرے

اپنے آپ کی لطافت بے حد	بیان کب ہون کرون گر لاکھ مین کم
فقط مین کیا اگر فرد عالم	قلم اشجار کی لیکر ہون باہم
سمندر کی بنا دین گر سیاہی	بیان ہوں نہ یہ لطافت اسکی
ہر اک حیوان اوسکا بی بدل ہی	ہر اک پر ہی تمام فیض لم یزل سے
ہر اک پہ دہر مین فضل باری سے	کسی طاقت کری نعمت شماری
ہی یکسان یون تو کل مخلوق عالم	ولیکن خاص اک حصہ مین ہین ہم

ہوئی جب آپ وے بحالت سی ہوشیار / کیا ارشاد ولیا ہی تکرار

سنا جب عائشہ نی حکم اوسکا + / کہا ہیں نرم دل ہی باپ میرا

وہ ہوگا جب کہ ہاں ٹہرا امامت / نہ دیکھی گا غرض وہاں تکو حضرت

نہ ہوگا اوسکی دل پر یہہ گوارا / نہایت دردسی رونی لگی گا +

اگر یہہ حکم کرتے اور کو اب / تو بہتر تہا کہ ہی محزون میرا باپ

غشی کے سی پہر اوسکی بعد حالت / ہوئی لاحق بحال پاک حضرت

ہوئے جو افاقت تیسرے بار / تو ویسے کہے پہر آپ نی ونسی گفتار

کہ یعنی جا کہو بوبکر آ دے / نماز اکر وہ لوگوں کو پڑہا وی

سو پہر عائشہ کر کی اشارا + / کیا ارشاد یہہ سے آشکارا

کہ یہہ باتیں جو تم اب کر رہے ہو / مثال صاحبات یوسف ہو

کہ یعنی دل میں ہی وہ بات محجوب / نظاہر جسکو کہتی ہو نہیں خوب

غرض پہر پہچھا موذن کو جو ارشاد / ہوا وہ اوسنی کہی با جان ناشاد

سنا صدیق سے جو حکم حضرت / بہ پاس امر حضرت کی امامت

پہر اسکی بعد ایسا ماجرا تہا / مرض میں کچھ ہو سے تخفیف پیدا

تو فرمایا کہ دیکھو اوس لشکر کو یہ + / کہ تکیہ آج کس کے واسطی ہو یہہ

سنا یہہ آپکا جو قول ظاہر / پہر وہ وہاں ہو سے فی الفور حاضر

وہیں پہر دوسرا سب بیچ شخص آیا / کہ تکیہ آپ سے اوپر لگایا

ہو سے ... / خبر ... حضرت

وفات نامہ

لکھا ہے شارح غسل نبی نے ۔ دیا تھا غسل عباس و علی نے
ہوا تھا فضل نہلانی مین شامل ۔ قثم بھی تھا یہ کار غسل داخل
کہ یہہ دونون ہین فرزندان عباس ۔ قرابت مین قریب اور اشرف الناس
سامہ اور صالح سبہی وہان پر ۔ معاون سب تھے بغسل ذات اطہر
رسول اللہ کی رحلت کو سیہات ۔ بیان مین کی اوس تفصیل کی سات
کہ وہ دن تو سفر پیر کا تہا ۔ کہ جسدن آپنی دنیا کو چھوڑا
توقف دفن مین اوسدن ہوا تہا ۔ سہ شنبہ کی ہی شب وقفہ کیا تہا
تہ مرقد مین رکہا منگل کی دن سے ۔ ولیکن چار شنبہ کی جو شب تہے
تو اوس شب مین ہوئی تہی دفن حضرت ۔ شباب شافع روز قیامت
گئے فردوس کو جب اوس جہان سے ۔ تریسٹہہ سال کی حضرت نبی تہی
بیان کیا کیجیی اوسدن کی حالت ۔ کہ جسدن آپ نے فرمائی رحلت
شب غم کا اندہیرا ہو گیا تہا ۔ مگر بخت مدینہ سو گیا تہا
اودہی تیرگی کا تہا یہہ عالم ۔ دلون پر چہا گئی تہی ظلمت غم
کہون کیا ماجرا حضرت عمر کا ۔ کہ تھے وہ آپ پر کس درجہ شیدا
یہہ اونکو جوش الفت سے تہے آئی ۔ کہ سوگند خدائی پاک کہا نے
کہ گر کوئے کہی گا یہہ زبان سے ۔ کہ کی رحلت نبی نی اس جہان سی
تو مین کہینچی ہوئی ہون آج تلوار ۔ کرونگا مار کر اوسکو نگونسار
وہان تہے اور جو اشخاص حاضر ۔ ہوئی تہی سب حیران مضطر

کہا صدیق لی او وہ کون نکلان ہی [illegible]

[illegible]

کہا پھر بعد اوسکے وہ خلیلا سنا ہی پڑہ کر یہہ مصحف کے آیت	کہا پھر وہ انبیا و اصفیا سنبل کر پھر سے تسکین است

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ

کہا لوگون لی تب او یار حضرت
کہا صدیق لی لوگون سی سن لو
یہہ سنکر صاف سب لوگون نی جانا
یقین اصحاب کا جب اون کو آیا
کہ ہم یعنی نماز میت اسلام
کہا صدیق لی لوگونسی پڑہ لو
کہا لوگون سنے کیفیت بتا دو
کہا صدیق لی اون سبکو ارشاد
کہ تم سب مین سی اک اک قوم اوی
شروع اللہ اکبر سی ہو
دعا سی جب کہ ہو جاوی فراغت
غرض پھر دو سکر جو لوگ دین
کہا صدیق سی یون بار دیگر
کہا ابوبکر سی خیر الوری کو
کہا لوگون لی ہان یہہ بھی بتا دو

ہوئی کی اپنی تحقیق رحلت
سدہاری آپ جنات عدن کو
کہ جنت کو ہوئی حضرت روانہ
تو یہہ صدیق سی احوال پوچھا
پڑہین کس آپ پر با دیدہ نم
نماز میت ختم رسل کو
پڑہین کس طرح سی اسکا بتا دو
کہ اس طرز و طریقہ کو رکھو یاد
نماز اس طرح سے پڑہ کی جاوی
پڑہین پھر وہ درود با صفا کو
تو باہر کو نکل آوی وہ امت
اسی صورت سی وہ بھی پڑہ کی جاوین
کہ ہوین کی دفن بھی حضرت پیغمبر
کرینگی دفن دین کی پیشوا کو
کرین کی کس مکان مین دفن اونکو

وفات نامہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاشق صادق کی کہانی ہی یہہ
عشق و محبت کی نشانی ہی یہہ

[illegible]

شہید عشق

کہ یعنی غم نکہا ہرگز اوسین وقاص	کہ بین اللہ کی ہم دو کی بی سات
ہوئی جب اوسکی ثابت یہہ فضیلت	تو ہی صدیق شایان خلافت
عمر نی پہر تو ہات اپنا بڑہایا	کف صدیق پر بیعت کر لایا
ہوئی صدیق سی تقدیم بیعت	پہر اوسکے بعد سب تہے قبل بیعت
کہ جو اشخاص سب تہے حاضر وہان پر	سبہی داخل ہوئی بیعت کی اندر
کریں کے صدیق سی اون سب نے بیعت	باخلاص قول و حسن عقیدت

غزل

جہان مین شور محشر گہر بگہر ہے	قیامت رحلت خیر البشر ہے
ملک جن و بشر مین زار و نالان	زمین و آسمان بہی نوحہ گر ہے
رسول اللہ کا نظرون سی چہپنا	الگ سمجو بڑا داغ جگر ہے
وفات سید کون و مکان سی	سر شوریدہ مین درد سر ہی
اندہیرا کیون نہون ساری جہان مین	چہپا پردہ مین وہ رشک قمر ہی
نہین گر سامنی وہ رشک گلشن	رگ گل چشم تر مین نیشتر ہے
کیسکی روتی اوسکا تصور	نہین تو رات دن آٹہون پہری
کہان تک صدمہ فرقت اوٹہاوین	الکہ پہر او جذبہ آہ سحر ہے
تڑپتا ہی تب فرقت مین کافی	کوئی وہان تک نہین کرتا خبر ہی

مثنوی شہید عشق دربیان حضرت بلال رض

[illegible]

کسلیے یہان آئی ہو کیا کام ہے / رہتی ہو کس ملک مین کیا نام ہی
کسکے لئی روتے ہو زار و نزار / کسکے لیے رہتی ہو یون بیقرار
کیون نہین پہنا ہی فقیری لباس / کسکے لیے رہتی ہر دم اوداس
اس دل شیدا مین ہے کسکا بروگ / کون ہی وہ کس پہ لیا ہی یہہ جوگ
اوڑہی ہوئی کالا سا کمل ہو کیون / کون سا ہی عارضہ بیکل ہو کیون
سنکے یہہ تقریر دیا یون جواب / عارضہ تو عشق ہی خانہ خراب
کیا کہون پہر بہی کہ مین کون ہون / تازہ ہی دل پر میرے داغ جنون
کام نہ نکلا میرا ناکام ہون + / نام نہ پوچہو مین گمنام ہون
ذرہ خورشید درخشان ہون مین / مور چہ راہ سلیمان ہون مین
دیس ہمارا کبہی آباد تہا / یہہ دل ناشاد کبہی شاد تہا
فقر تو مقبول ہی دربار کا + / خاص ہے نعمت میری سرکار کا
اوڑہتا کمل تہا میرا بادشاہ / جسکو نہ تہی دولت دنیا کی چاہ
کیسا شہنشاہ تہا عالی خصال / جنتی بہی ہم دیکہہ کی جسکا جمال
او سی تو وہان خلد کی بستی بسی / ہمکو ستاتی ہی یہان بیکلی +
قافلہ سالار سفر کر گیا + / قافلہ کو زیر و زبر کر گیا
نام زبان پر میرے آتا نہین / دلمین میری شوق سماتا نہین +
کہتا جو مسجد مین ہی کوئی اذان / نام کی سنتی ہی نکلتی ہی جان
عاشق ماتم زدہ سے جب ملا / شام کی لوگون کو اذان کا ملا

شہید عشق

[illegible]

خاک پہ بسمل سا تڑپنے لگا / ضعف سے ناگاہ جو غش آگیا

آگ سے بہتر کی دل بیتاب میں / دولت بیدار ملی خواب میں

حسن صبیح ادا وہ کہا یار سے / چاند سا اک حور نظر آیا اوسے

ماہ نہ تہا مہر شب افروز تہا / مہر نہ تہا نور تہا معبود کا +

ماہ کہاں اور وہ صورت کہاں / مہر کہاں نور کی مورت کہاں

شام کو رونق ہوئی اوس نور کی / حق تجلی تہی عیاں طور سے

دوش پہ جو کاکل شب فام تہے / دل کی بہسانے کی لئی دام تہی

لوح جبین آئینہ ماہ تمام / ماہ جہکے کرتا ہو جہک کر سلام

ابرو باریک جو خمدار تہی / قتل کو عشاق تلوار تہی

نرگس مخمور وہ نیکیں سے جسے / دیکہتی پہر کسطرح دل لیسے

سحر وہ وہ ڈورے وہ سرمہ سیاہ / شوخی وہ آنکہوں کی وہ ترچہی نگاہ

عاشق غم دیدہ کو تڑپا گئے / جسکے خدا کو بہی ادا بہا گئی

رفعت بینی سے تہے بیت ولا بلند / شمع کی لو ہوتی تہی جس سی بلند

دیکہ کر اوس گوہر دنداں کی تاب / در عرق شرم تہی غرق آب

برگ گل تازہ سی لب ملکر / لعل یمن بنتا تہا خون جگر

موی محاسن رخ تاباں کی گرد / خط تہے قمر مہر درخشاں کے گرد

قامت موزوں تہی قیامت خجل / فتنہ و آشوب جہاں منفعل

قد نہ تہا سر تا قدم نور تہا / شمع سے سایہ بہی گریزاں ہوا

شہید عشق

[illegible]

روضۂ محبوب سے ٹھنڈی ہوا
انس جو تھا خانۂ دلدار سے
جب دل شیدا کو ہوا اضطراب
ای مدنی برفگن دمی نقاب
منتظر از راہ آید نفس
دل سے کہا مجکو ہی جانا ضرور
پائی ہے یو باس او سے کل میں نے
شمع حریم نبوی سے بتول
سید پاک کی در پر گیا
نوری تیجی صبح سلام
گہر سے صدا آئی کہ وہ ہیں کہان
وہ ہی مدینہ میں بسا تہین او دمشق
جب سنے او سے غمزدہ نے یہ خبر
نعرہ لگا کرنی جو وہ خستہ تن
دیکھ کے حسنین کو رونے لگا
جوش پہ درد فاطمہ زہرا گئیں
سب یتیمی کی ہوئی چارہ گر
شہر میں شہرت ہوئی ای بلال

تن سے لگی غنچۂ دل وا ہوا
لپٹا تھا رو کر در و دیوار سے
مرقد انور سے کیا یوں خطاب
سایہ نشین چند بود آفتاب
ای زتو فریاد و نفیر یا درس
نسبت رسول عربی کی حضور
خیر دمین ابی وہی جو گلمین ہے
اثر سبز مصطفی سے ہی ہوا
جوم کی جو گہٹ کو یہ کہنی لگا
ڈیوڑہے پہ حاضری تھا غلام
وہ بہی سدہاری سو باغ جنان
وہ بہی روانہ ہوئیں حضرت کی پاس
ہیں عز شوردہ تھا اور سنگدر
گہر سے نکل آئی حسین حسن
رو کی لگا کہتے کہ وا حسرتا
چہوڑ کر ان بچون کو تہا گئیں
انکی یتیمی پہ نہ کچہ نظر
ہجر پیمبر سے بہت تنگ حال

شہید عشق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لائق کبریا ہے وہ حمد و ثنا
جس نے پیدا کیا جہان و خلائق
کہ وہ خالق کارگاہ جمال
کیا پیدا ہمین نظیر و مثال
آدمی پیدا کیا جس نے بیچون کو
شاہ خوش خلق خندہ جبینون کو
صانع و خالق و قدیر ہے وہ
کہ قدرت مین بی نظیر ہے وہ
کہ سزاوار اوسکو ہے حکمت کی
حسن و خوبی جمال و زیبا ہے
نشان و خدمت مین ہی لطف و جمیل
ہے وہ رب جلیل سے منشی
ہمہ تماشا ظہور کی نسبت
ہے ایک نسخہ ہی اوسکی صنعت کا

غزل

پیاسی ہی دریاسی ملاقات کی
خوب لگی ہی ہوسے ملاقات کی

چاہتے ہین جسکو بلاتی ہین یون
شربت دیدار پلاتی ہین کیون

حیف کہ ہم پھرتی ہین شام و سحر
حرص کا کاسہ لیے یون دربدر

کبھو کی نہ دلدار کی در کی ہوئی
ہم نہ ادہر کی نہ ادہر کی ہوئی

رحمت عالم مجھی بلوا لیے
رحم سمجھ میری حال پہ فرمائیے

شربت دیدار پلا دیجیے
پھر جدا اسسے نہ دوا کیجیے

ہند مین خاطر میری شاد ہے
جلد خبر لیجیے فریاد ہے

مجھکو ملین چاہیے باغ ارم
سرمہ میرا اور وہ خاک قدم

غزل

سنگ موم ہوتا ہے دیکھکر قدم تیرا
سب کے جبین کرتا ہی اپنا گھر قدم تیرا

رتبہ کی مین اعلیٰ ہر کسی پیمبر کا
عرش تک نہین پہنچا پا قدم تیرا

سینے جان تک دونگا خاک مین ملا دونگا
پر کہین نجا دونگا چھوڑ کر قدم تیرا

نسبت اونکی ہین یاد رہتی ہین جو تا محشر
اپنے شوق سی لیکر سینہ پر قدم تیرا

کیا ہی حظ اوٹھاتی تھی وہ جو روز پاتی تھی
آنکھون سی لگاتی تہی ہر سحر قدم تیرا

پانو غوث الاعظم کی ہین پیر و عالی کی
تھا جو اوس مکرم کی دوش پر قدم تیرا

خاک درت بر سر ما تاج باد +
ہر شب عمرت معراج باد +

قصہ کیا ہے ہمنے دعا پر تمام
ہے حضور پیغمبر پہ درود و سلام

تمت

جذبۂ عشق

نعت حسن و جمال ہمہ
الغرض عین اوسکی حسن کا سب
اپنی محبوب سے کریب
حسن و کمالات و موجودات
بہ سزا و حیات و صفات
جمال و زیبائی و حسن
کمال و حسن و جمیل سینہ
باغ عجب و زیب
احمد مصطفیٰ حبیب زیبا
دونو جہان وصف زیبا ہے
جس کے جمال و جمال کا جمال
ہے جسمی حسن جمال کا جمال
جو ہے جسکی جمال تاب
جو ہے مقصد بہ تقصیر بیج
جسمی صورت بی نظیر

واہ واہ کیا بیان کرتا ہے
دلمین یہ حال ہی لبہا جاتا
کہ جناب نبی رسول کریم +
تکیہ کرکے ستون مسجد کا
اور کچھہ وعظ و پند کرتے تہے
پہر جو منبر کیا گیا طیار
ہوے اوسدن جناب پیغمبر
گئے منبر پہ جب رسول اللہ
فرقت حبیب سے ہوا بیچین +
بطرح وہ ستون چلا یا
تا لہا سے ستون مسجد سی
دمبدم اور متصل پیہم +
عاشق بیقرار روتا تہا +
تہا عیان اوسکے شان الیسی
کیا قیامت ستون روتا ہے
جبکہ مین دیکہا وہ زاری
دیکہہ اوس ستون کو بیچین
عاشق بیزبان پہ لطف کیا

نوحۂ دل پریشان کرتا ہے
اور نظرون مین ہی کہبا جاتا
اونکے اوپر تحیت و تسلیم
خطبہ پڑہتے تہی حمد و اوحدکا
اہل ایمان سنا کرتی تہے
اور مسجد مین لا رکہا اکبار
رونق افروز بر سر منبر
شاق گزرا یہہ اوس ستون پہ وہ
کراوٹہا بیخود نہ شیون و شین
سننے والون کو سخت گہبرا یا
دل لرزتے تہے سب ہوا ہونگی
گرم فریاد تہا بدرد و الم +
سننے والون کی تاب کہو بیٹہا
اب بہتا ہے بیقراری سے
کوئی دم مین وہ ختم ہوتا ہے
آپکے گوشِ پاک تک پہنچی
اوتری منبر سے سرورِ کونین
اوسکو آغوشِ پاک مین پکڑا

جذبۂ عشق

ہی سزاوار تمکو ای لوگو + عشق احمد خدا لقب کرے
کیون نہ اس غم مین روی کافی عاشقانہ غزل سناتا ہون

ہمکو عشق احمد مین خوب سا رولو عاشق رویت حبیب کرے
ہی قیامت فراق مصطفوی ای محبو تمہین رولاتا ہون

غزل

سنو نکی دیکہکر حالت صحابہ پھر لسبر روی
تمامے حاضران مجلس خیر البشر روی

رولا جبکہ خوشبک کو حضرت کی ہجوری
لہو پہر عین حسرت سی نکلتو نکر لسبر روی

سنے حب او مستون عاشق عناکے داغ
رسول اللہ کی اصحاب کہتی کسقدر روی

کوئی ایسا نہ تہا اوس دم مین جسپر نہتی رقت
بہت روی بہت روی نہایت بیشتر روی

پہر جاتا ہی آنکہون مین وہ عالم اونکی رونیکا
اگر کسطرح سی اصحاب با سوز جگر روی

اودہر گرم فغان تہا وہ ستون فرقت کی
اودہر شدت فرقت سی اصحاب چشم تر روی

ستون نی بہیہ کی زاری کہ خشم جالسی سدم
شجر روئی حجر روی سبہی دیوار و در روی

رسول اللہ کی الفت مین محبو عین ایمان ہی
فراق مصطفے مین اہل ایمان عمر بہر روی

تصور اگیا روئی جس لعاب دندان کا
تو مشتاقان دندان نبی سلک گہر روی

لعاب لب مبارک کی جو مشتاقان ہارت تہی
بجای اشک عین عشق مین لخت جگر روی

تشکل ابری کافی بہت برستا تو نکا عالم سی
یہان روئی وہان روئی اودہر روئی اودہر روئی

مثنوی نغمۂ عشق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کبھی انکھون مین بہا لیتی ہتی
خواب سے کرلی ہتی جبدم بیدار
بخت عالم ہی توای دلبر جاگ
جب جگائی تو جگاتی ہتی یون
سو سویرے عرش کی تاری سوجا
بادہ والا نشے سے کر آرام
سو سویرے ماہ عجم مہر عرب
مونہہ پہ سورج کی لیا سکا نقاب
آمنہ سے سے کی جالی ہو جا
تیری ارام کو ای مہ پارہ
اپنے انکھون مین سلادون تجکو
کنگھے بالو مین جو ہوتی درکار
بانی مونہہ دہونی کو جا کر لاتی
دلکو کہتی تہی کہ آہستہ سے
تا نہ الجہا ای کہین اسکی نظر
قد وہ بوٹا سا تہا اس سے بہ نظر
جان و مال اپنا فدا کرلی ہتی
رات دن کام تہا خدمت سی لیکر

کبھی سینہ سی لگالی تی تہی
پانو سے ملتی ہتی انکہین ہر بار
جاگ کہ بخت کا ہی بستر جاگ
اور سولانی تو سولانی ہتی یون
میری اللہ کے پیاری سو جا
افتاب عرب کر ارام
سو سویرے شمع شبستان عرب
تو بہی ای مہر درخشان کر خواب
سو سویرے دولت کی نشانی سو جا
میری انکھون کا بنے گہوارہ
اپنے جہولے مین جہولاون تجکو
دیتی ہتی تحفہ نظر کا سنے سنوار
شیرہ جانکو ملا کر لا رہے
سینہ وہ حسن کا گنجینہ ہے
آپ سے دیکھ نہ سکتے جی بہر
جیسے سنے کا ہو انکھون مین گہر
جیسے خدمت مین رہا کرتی تہی
گذری اسطور سے جب تین برس

نغمہ عشق

نغمہ عشق

شاخ طوبی کی پہر سے ہو اور / بکریان ہانک نی کو جیسا ور

شیر بکری کی کری جو پاسے / بار جمعہ وہ کے گرسے جہانسے

خار سے پاک یہہ جنگل ہو جائی / شہرہ اوس کا مخل ہو جائی

حسطرف وہ قد بی سایہ چلے / سایہ کو ابر گر انہا یے چلے

حسطرف وہ مہ انور سے نکلے / پھر اوس راہ سے جیکر سے نکلے

الغرض وہ شہ لولاک لما / رونق افزای بیابان جو ہوا

ہر سبے بوٹی تہی سرگرم کلام / ہر شجر سے تہا حجر کا یہہ کلام

انبی امت کا جو ہی چروایا / دیکھو وہ ایا ہے کمبل ڈالا

پہر تو معمول یہہ ٹہرا کہ رسول / دنکو اوس کام مین رہتی مشغول

بکریان دنکو چرایا کرتے / شام کو گہر مین پہرا یا کرتے

ایکدن دایی حلیمہ تنہا / گہر مین بیٹہی تہی کہ بیٹا اوسکا

کانپتا کانپتا مضطر آیا / روکر اوس خستہ نی یون کہنی لگا

بیٹہے کیا کرتے ہی گہر مین آرام / چل محمد کا ہوا کام تمام

دو جوانون نی کیا اوسکو ہلاک / چہری سی سینہ کو کر ڈالا چاک

خاک پہ ہی اٹہاتی دیکہا / چہری سی سینہ جدا اتی دیکہا

سنکی یہہ بات حلیمہ دایے / گر پڑے خاک پہ اور چلائے

ہائے جاتی رہے پیاری صورت / چہوڑ کر مجہکو سدہاری افسوس

مین تو کہتی تہی کہ جنگل کو نجا / لعل تو نی میرا کہنا نہ سنا

میری جان مین تیری صدقہ جاون
یہہ کہا اور شہ والا کو +
راہ مین ایک جگہہ بہلا کر
پہر جو آئے نیا بادشہ کو
حالت ابتر ہوی اوس شیدا کی
کہتے تہے ہای کہ مرجاؤنگی مین
ہاے کس ابر مین وہ چاند چہپا
کیا ہوا درد کا بالا میرا
کیا ہوا وہ گل باغ خوبی
کیا ہوا سرو گلستان کمال
مصر پر یوسف کا نیا دو لوگو
کبہی کہتی تہی کہ اے ماہ لقا
مینے کیا اسکی خدمت کی تہی
دیکہہ تکلیف تو مجہہ بیکس کی
کچہہ تیری دلپہ اثر ہی کہ نہین
کچہہ تجہے میرا تعلق ہی کہ نہین
معجزہ اپنا یہہ دکہلا مجکو +
کہ سلامت تجہی پاونگے

بلبل ہے تجہے گہر تیری پہونچاون
ساتہہ لیکر جو چلے صحرا کو
کسی مطلب کو گئی اور جا کر
ابر قدرت نے چہپا یا شہ کو
سر تہا اور خاک تہی پس صحرا کی
موت جای تو مرجاون مین
چہا گئے دل پہ میری غم کی گہٹا
کیا ہوا گیسون والا میرا
کیا ہوا نور دل محبوبی
کیا ہوا شمع شبستان جمال
آپنے دیکہا ہو تو بتا دو لوگو
اپنے والی سی کیا تو نے دغا
کہ تیری غم سی گرفتار ہے میرا جی
چہا نتی خاک ہون اس جنگل کی
کچہہ تجہی میری خبر ہی کہ نہین
کچہہ میرے درد کا غم ہی کہ نہین
آپ سی آپ تو ملجا مجکو +
مین تو جنگل ہے مین مرجاونگی

نغمہ عشق

نغمۂ عشق

گال اوس گل کی ہین گوری گوری | لعل ہین آنکھون اوسکے ڈوری
سر پہ ہین بال جہندولی ای سبہی | گل پہ سنبل کا تجہہ ہے مثبت جیسی
اوسکے زلفون نگی کہنگروالی بال | دل شیدا کی سے لئے ہین جنجال
قد ہی بوٹہ سا قیامت پایہ | خواب نے جسکا نہ دیکہا سایا
سرگین آنکہہ جنروکی رہزن | آفت جان ہی غضب وہ چتون
سامنی اوسکے اگر آتا ہے | آفتاب ابر مین چہپ جاتا ہے
خم ابرو ہے سہ نو ہی خجل | تیری فرگان نے دل جان بسمل
نور ہے نور ہے اوسکا مکہڑا | غیرت حور ہی وہ نام خدا
جلوہ افزا جو وہ دلبر ہو جاتی | راہ خوشبو سی معطر ہو جاتی
حسب کام اوسکا یہہ لوگون نی سنا | کر کی افسوس جواب اوسکا دیا
یوہنتو قدرت ہی ہے خدا کی معمور | خود کری قالب انسا مین ظہور
لیکن اس حسن کا اس صورت کا | آدمی ہمنی تو دیکہا نہ سنا
الغرض دشت مین جب اوسکو نپایا | یوسف گم شدہ کا کچہہ نہ ملا
ہوگی مایوس سب کلیجی کو تہام | روتی گہر کو چلی وہ ناکام
پہونچی جب منہ نہ خاتون نکلے گہر | گر پڑے خاک پہ وہ خاک بسر
رو کی چلائی وہ مائی لوگو | لٹ گئی ہے مری کمائی لوگو
بہنگی دیکہہ سکے اوس مضطر کے | جان جاتی رہی ساری گہر کے
آمنہ نے بی بی اوس کی یہہ پوچہا | کہ تجہے میری قسم کچہہ بتلا

شہ نی فرمایا کہ الحمد ہو ہمین
ہاشمی مطلبی محبوب
حسب سی اوسنی یہہ شیرین گفتار
اپنا مطلوب جو پایا اوسنی
فرش سی عرش تلک شور ہوا
پھر یہہ اسرار کسی پر نہ کھلا
غرض اوس شاہ کو لائی گھر مین
عشق سی تھین آمنہ کی انکھین بند
پاس بٹھلا کی کہا انکھین کہول
تیرا دلدار مبارک ہو تجھی
کہول کر انکہہ لگی کہنی کہان
اوشہہ نی سینہ سی لگایا اوسکو
جب میسر ہوئی محبوب کی دید
پھر تو مکہ مین ہتی گھر گھر شادی
جی اوٹہی گویا حلیمہ والی
اپنی گھر مین کی جو رخصت آئی
جا کی دلدار جو دیکھی سو نے
کہتی تہی جیسی وہ پیا چہوٹا

موجب فخر اب جوہون مین
کہتی ہین اہل عجم اور عرب
گل پہ ہونی لگا بلبل سا نثار
خوب سینہ سی لگایا اوسنی
کہ ملا یوسف گم گشتہ مرا
کہ چہپا دینی مین مطلب کیا تہا
غیرت ماہ کو لائی گھر مین
سینہ سی شعلہ سوزان تہی بلند
دیکھہ فرزند کو موہنہ سی کچھہ بول
لطف دیدار مبارک ہو تجھی
سامنی لا کی کہا دیکہا یہان
اپنی انکہون مین تب آیا اوسکو
شاد بانون سی تہا سامان عید
ہر طرف سی تہی مبارک بادی
زندگی اوسنی دوبارہ پائی
طرفہ آلودہ حسرت سی لئی
ہو گئی وحشت خاطر دونی
جی نہین لگتا ہی گھر مین میرا

نغمہ عشق

معجزه درخت

بسم الله الرحمن الرحیم

کر ترا حم یا خدا خیر الوریٰ کی واسطی — بخشدی مجھکو محمد مصطفیٰ کی آل کی

کر عنایت پیروی دو جہانکی شاہ کی — یا الٰہی دی مجھی الفت رسول الله کی

دی ابو بکر و عمر عثمانکی الفت بھی مجھی — د علی و مرتضیٰ کی عشقکی دولت مجھی

گرچہ عصیانکا بڑا ہی میری سر پر بوجھ — پر ہی ستار ستاری تجھی وو کاری

یون روایت ہی کہ اک دن ساتھہ لیکر اپنی یار — بو جہل آیا نبی کی پاس سوالی ہو یار

کوہ پر اوس سنگدل نی جا کی حضرت سی کہا — ہو اگر سچی نبی یہہ معجزه دیکھی دکھا

گرچہ چنگلی اس جبل کی ہی نہایت سخت — پر یہان سی سطر جکا ہووی ایک پیدا درخت

اوسکی مجرو ہونگی ہو یا حضرت خیر الانام — ٹہنیان جانیکی ہوون جا بجا ادسمین تمام

یون زمردکی وہ ہی از طرح سبز کی ساتھہ — ہو ترا و نت مجھکو جسی کہ ای والا صفات

پہل لگی اوسمین لیسا جسمین زنگ ہو یمن — دیکھتی ہی جسکو سب عاشق جہانکی دلربا یمن

یہہ بھی ہو لازم ہماری اب اسی حضرت امید — خوبصورت جانور بیٹھا ہو اوسپر ایک سفید

آپکا کلمہ پڑہی اور کہی تمکو رسول — پہر کرونگا مین بھی دین حضرتکا قبول

سنکے یہہ دشمنی ربکی خاموش شاہ ہدیٰ — کہتی تہی اپنی وہ دشمن دیکھی ہوتا ہی کیا

سنتے ہی حیران ہوکی یہہ حضرت خیر البشر — یون کہا میری خدا قادر ہی تو ہر چیز پر

اتنی مین روح الامین نی آکی حضرت سی کہا — ای محمد ای نبی ای دو جہانکی پیشوا

یون کہا حق نی تو غمگین ہو میری حبیب — ہم کرینگی معجزه یہہ ہی تیری تجھکو نصیب

معجزہ ہرنی

ایک شکاری نے ہجی رسی سی باندہا ہی ادہر
دودہ ہی ہرگز نہ تہی انکو پلا کر آئی مین
انکی بچے پیاری ہی تم کہول دو بہر خدا
بولی حضرت جالی ہی پہانسی لگی ہی تو گردنان
بولی وہ ضامن خدا اپنا دیجالی ہو نمین
رحم کہایا حال پہ اسکی پہ شہ ابرار نی
اتنی مین آتی پاشکاری وقت گہبرایا ہوا
بولی پیغمبر یہ ہی تیری ہرنی چہوڑ دی
اپنی بچون کو پلا کر دودہ وہ آجائی گی
او سنی ہی ضامن ہی اپنی خدائی پاک کو
بولا وہ ہرنی گئی پہر ہاتہہ آتی ہی کہین
تہا اگرچہ بہت مشرک رسول کائنات
بولی ہی بچون تمہارا ہی نگہبان کردگار
ذبح کر ڈالی کا مجہکو یہ شکاری ہاتہہ سے
سنتی ہی اوسکی بہی بولی پاشاہ امم
ہے توقع ہمکو یا حضرت تمہاری ذات سی
گرچہ ہی ناق ہر ایک کا خدا ہی کائنات
[illegible]

سیر بچی بہوکی رہتی ہین ادہر یا خیر تر
جو کہ اسکی کی ہرگز نہیں بلا پائی مین
دودہ اون بچون کو جا کر مین دون اوسکا
[illegible] رکہو بہلا وہ دگا تیرا کیونکر پہچان
اوٹہی پاؤن دودہ پلوا کر دم مین [illegible]
کہول ڈالی اوسکی رسی شہ ختم رسل
بولا یون ہرنی سیری جاتی ہی آئی کیا ہوا
اور لگی کی اوسکی رسی ہی تنہی توڑ دی
آ اسکے وہ لگی ہان وہ حضر آئی گی
تونکر غمناک اب یہ دل غمناک کو
فہم مین ہی کچہہ بہلا یہ بات آتی ہی کہین
اتنی مین ہرنی آگئی پہونچی اپنی بچون کو ساتہہ ساتہہ
آپ کہ کر چلی جا تیکی [illegible] کی یہ بدلا
اب توقع تم کہو پاتی خدا کی ذات سی
انکو فی دم کو [illegible] جاو نگی اپنی [illegible]
تم چہوڑ دو گی ہماری [illegible] تہہ سے
[illegible] رزق ہی حق [illegible]
دودہ پیکر یون کون [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہادت نامہ

جبکہ رتبے سے شہادتکی میدان قتال
رات زاری مین گذاری احمد مختار نے
یون روایت ہے کہ حضرت شہربانو نی وان
ہی کمر باندہی ہے ہوجا دری وہ اندوہ گین
شہربانون نے کہا تم کون ہو فرمائے
بولین وہ مین فاطمہ ہون بنت شاہ مشرقین
اسلیئے مین جہاڑتی ہون کربلا کی زمین
دوپہر مین ساری لشکر کی شہادت ہوگئی
کہتے ہین حضرت گئے انکہین کہول ای اکبر علی
جبکہ آتا تہا مجہی نانا کی صورتکا خیال
جان ہی تو لی بہی مت کی لی قربانکی
بولی یون اکبر علی کچہ دیکہتا ہو کہین یہان
جام دو مین اون نانا کی تو نہین بہری انشاء قرین
دوسرا پیالا ہی مجکو دیگی خیر الورا
کہتی ہین حضرت کہ ای بن علی کی نور عین
واسطی اوسکی یہہ کہتا ہی شہر کا جام
لیکی یہہ اکبر علی جنت کو راہی ہوگئے
بانو نکی کہتی تہی کہ میرا چاند کہو نہیا گیا

صدمہ ایک روح نبی و مرتضی پر تہا کمال
روتی روتی صبح کردی حیدر کرار نے
خواب مین دیکہا کہ ایک بیبی ہی با درد و فغان
کربلا کی جہاڑتی ہین سر کی بالونسی زمین
کیون زمین بالونسی ہو تم جہاڑتی بیبی بتلائیے
صبح اس مقتل مین لیٹی کا میرا پیارا حسین
اوسکی زخمو مین نہ جب جاوے کہین کنکر کہین
ہو گئی یہہ نوبت کہ اکبر کی شہادت ہوگئی
اپنی نانا سی کہا تو بول ای ای اکبر علی
ای علی اکبر مین تیرا دیکہہ لیتا تہا جمال
مٹ گئی ہے آج صورت میری نانا جانکی
یعنی آئی ہین محمد مصطفے شاہ زمان
ایک تیری ہین مجہی کہتا ہو کہ بہن اندوہ گین
میری ہے بہت پیاسا عنایت کیجئی خیر الوری
ہی تیری بہی چلا آتا پیر بابا حسین
وہ بہی پیاسا بہت ہے اسطرح ای نیکنام
جبکہ پیارا حضرت بانو نکی دلکا ہو گئے
پہول یہہ کہلنی نہ پایا تہا کہ یون مرجہا گیا

[illegible]

جو کراس رنج و بلا و درد کا مشتاق ہی
دیکہنا جو کچہہ تہا وہ سب دکہایا عشق نے
عشق جسکا جسکو رکہتا ہی عزیز و معتبر
اوسکا شیوہ ہی یہہ دکہلا وسکی آرام چین

خون بہتا دیکہہ سہنا راحت عشاق ہی
گہر لٹایا عشق نی قیدی بنایا عشق نے
ہی اوسیکا نام آتا اوس کی لب بار بار
دل یہہ کہتا ہی کہی جا یا محمد یا حسین

ساین نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجایب ہے یہہ معجزہ مومنون
کسیکو جو یہہ معجزہ یاد ہو
جمعرات کو جو پڑہے اوسکے
عبادت میں پانصد سال کے
اگر مرد عورت سنی ایکبار
اوسے معجزہ کا بڑا ہو ثواب
نبے پاک کی مسجد میں
رسول بیٹہے حاضر صحابی تمام

اسی صدق دلسی پڑہو اور سنو
قیامت کو دوزخ سے آزاد ہو
پڑہے یا سنے اوسکو بس ایسی
خدا سے کہے اور شفاعت سنے
بہشت عدن میں اوسی ہو قرار
قیامت کی دنکو نہ دیکہی عذاب
جو بیٹہے تہے اصحاب ساری جبہی
نصیحت کی کرتی تہی حضرت تمام

ساین نامہ

بسنا اوجہہ جیسی دو قربان تہا
السم اوس ہو دی ہی پہر جاتا
لیا اوس ہو دی پہر جانکر
بنجے جی ہین انکو اتی نظر
مگر بنجی نہی او نکو وسنا ہین
ستارون میں بہہ جلا بیٹا ہین

[illegible]

مبارک زبان سی کہا در جواب
توجہ ہی مجہپر خدا پاک کا
کہا اوس یہودی نی ای برکمال
کہ ابراہیم موسے اور عیسی نبی
جو ہر ایک نے اپنی وقت یہان
اگر تم سا نبی ہے مصطفی
کرون دین مذہب تمہارا قبول
قبیلہ میرے کی جتنے لوگ ہین
جو نا ہو اگر تمسی یہہ معجزہ
یہہ تنگی جو ہی گی میرے ہاتہہ تغیر
مین لایا ہون رکہہ جانگو ہاتہہ پہ
اگر ہون خطا مند یا ہو صواب
یہہ تکا تمہارا ہوئی مین رکہون
تب خوف ہووی خلق کی دلمین
اگرچہ یہہ انبوہ تم پاس ہے
نبی جو دیکہا او تہا کر نظر
کہا آپ نے ای یہودی جوان
سنا مجہہ کہی کہول کر مدعا

مجہی ہی پیغمبر کا خطاب
والا زمین پشت ہون خاک کا
رکہون از مایش کا تمسی سوال
جو گذری ہین تسے اگی
دکہاتی ہین معجزات سبکو عیان
معجزہ میں نہین تو دو دکہ
معجزات کی شرط پر ای رسول
وہ ساری صدق دل وا کلمہ پڑہین
تہا اکی قسم مجکو یا مصطفی
تمہا دون تمہاری او یہہ
مقرر پہر اول ایسی بات پر
پہر اس تیغ سی تمکو دونگا جواب
سکا نہ کچہہ خوف دلمین
جو کوئی پیغمبر کہا وی تہسین
مجہی ان سیتی کچہہ نہ سوا اس کی
کرونگا یہہ معجزات کا شرط
جو کچہہ ہے فکر تیری جی کی
ایسی دم کری تیری حاجت

کہا یہہ حضرت نے ای بی یقین + | یہہ قدرت خدا کی ہی جادو نہیں
نہیں جادو ای کافر بدبر سے | یہہ مالک پیمبر کی ہی کاریگری
کہا خدا کا دستے مانے | سنے کا کہا جو تہہ مت جانی
شرم کر حیا کر خدا سے تی ڈر | تو اس کفر کہنے سی لاحول پڑہ
فرشتے بہیجے ظلمت کی مت جو ہو | خدا کی توجہہ سے مت دور ہو
یہودی نے جسوقت دیکہا عتاب | لگا کہنے ای شاہ عالی جناب
جو فرما وے تی ہو کہ جادو نہیں | مجہی ایک طرح ہو تمہارا یقین
اگر تو رسول خدا خاص ہی | یہہ ساین جو ہوئی میری پاس ہا سے
یہہ ساین الہی وقت جاندار ہو | مرے پاس تہہ ہی جہوٹ کر رہا ہو
ہی جادو سے نہیں یہہ بجود | لگی دمبدم پڑہنے تحفہ درود
ہہ قربان ہو تیری کو نقش گری | نبوت تیری کی گواہی ہہر سے
یہہ معجزہ تمسی دیکہوں نہی | عجب کیا مسلمان ہوں یا سبہی
ہا بات مین تہی جو آئی ندا | کہ ای سرور سید انبیا
ے حق ہی صلوۃ تیر تمیز | تیری سب سے خاطر ہی مجکو عزیز
ں ملایک جو بیدا اسے کرے | ہمہ چیز ای دوست تیری لئی
ے خاص پیغمبر رسول | مگر تی تیری مجکو خاطر ملول +

ساین نامہ

در بیان آدم شدن بیگن

تیری وصف منگی دو جگمین منیں بیا
کہ تیری ہی نازل قران مجید

یہان اور وہان کچہہ نہ تہا تم بنا
دو جگمین انہین سی ہلو چاند تا

خدانی کیا اتسکو انیا نبی
تیری یاد مین ہی خلائق سبہی

اوسی مرد کو دیکہہ بولی پکار تا
کرای لی یقین مرد ہو ہوشیار

معجزات کی تیکین اوتسی دعوا کیا
حیات النبی سیی نہ ائی حیا

نبی مصطفے کو تین جانا نہین
قیامت کو اون بن ٹہکانا نہین

کہ جسکی تن سایہ کردا ہی
تہا خاک پانی سی جہ درکاری

اگر کوئی مخلوق اوسکی پہرے
خدا کی قسم وہ دو جگ سی گری

حکمت کا جوکچہہ کام ہی گور ہی
مگر دین احمد کا پرنور ہے

جن وانس تن خالق کو جاندے
تساکی لشکر کے رہی کو لسنی

ولیکن قوی ہی شریعت کی حد
اسیلو اسطی انکو کہتے ہین عبد

سبہی پاتان اوس مرد نی کا کی
پہر اونی دل و جان سی مان لی

گرا جائی قدمون پہ ہو بیقرار
پکاران لگا یا رسول خدا

مین دین اپنی ستی بیزار ہون
صدق دلسی حضرت کا کلمہ کہون

تیری ذات کا مین لیا اسرا
خدا واسطی یا رسول خدا

گناہون ستی دل اپی ہی شکاف
جو کچہہ مین کیا مجہی کیجی معاف

نبی نی اوسی دم اوٹہا یا اوسی
تبہی پاک کلمہ پڑہایا اوسی

تبائی او سی شرط اسلام کے
غو لمت ولعمت خدا نام کے

سایہ نامہ

مجھی اوسکی معنی زبان یاد ہین
کیا میں خلقت نگری عدول
ہمیشہ مین توریت کرتا ختم
قضا یا مین اکروز حجرہ بہتر
پڑہے چار جہنی حسب مین یا مصطفے
نظر کر مین دیکھا جو اوس ورق پر
مین اوس جگہہ تعریف تیری لکہی
پڑی اکدل بجہہ میری خود بان
کہ موسی سی ہیگا بڑا کون سا
مین غصہ سی بیہوش ہوکر گرا
کہا دل مینی اب جہری لیجی
محمد سی یہہ صفت بدلا کر
کہ سجتا ہی اسجا یہ موسی کا نام
یہہ کہکر چہری ہاتہہ مین جب لیا
غضب ہے تراشا تیری نام کو
کیا نام جب دور توریت سے
نبی نام موسی کا اوسجا لکہا
اوسیوقت توریت جبر بہتر

زن و مرد سب مجہی ارشاد ہین
کہین تہی مجہی مولوی یا رسول
تلاوت سی غافل تہا ایکدم
لگا پڑہنی توریت کو بیخطر
تیرا وصف اوس جگہہ دیکھا لکہا
محمد کا ہی نام جسپہ پر تدبر
تیری وصف موسی سی زیادہ لکہے
لگا کہنی مین اپنی جیسکی مان
کہ کرتا ہی تعریف جسکی خدا
کہی کون موسی سی زیادہ کہڑا
محمد کا نام اوبہشا دیجے
لکہون نام موسی کا اوسجائی پر
کہ کرتی ہین دایم خدا سی کلام
لگا تو تہا یا دن اکا انا کیا
نسمجہا کہ کرتا ہون کس کام کو
نحرم تہا اوس پاک کی بہید سے
تیری کی نہور مین یا نبی مصطفے
اوسی رکہہ گہر مین آیا پہر

بیان نام

ساپن نامہ

پکڑ کا ہتھ میرا لگا جھڑکنے
چبا دانت کو تب قہر سے اکڑ کے
لگا کہنے ای کافر زشت خو
بزرگوں سے اتنی بے ادبی تجھے
بزرگوں سے اتنی بے ادبی نکر
خدائی آدمی دوست اپنا لکھا
اسیوقت آسے سید اتر نزل
گرے مجھ سے مراد انگلی او تہہ تھی
چلے جب میں جنگل کو روتی ہوئی
لگے رہنے جنگل پہاڑوں میں جی
خداوند کا قہر ہو جب اوپر
ہزار تری پن ہوئی برس آب
خدائی کیا پیغمبر کرم
وسیلہ ہی خلقت کا تو مصطفی
یہہ قالب ساپن کا جادو بال
کہے یہہ حقیقت نبی پاس جب
سنے جی و ماحب لگی ہانکنے
کہا یارب بحق جمیع انبیا

جیسے بجلی کڑکتی بادل سے
غضب سے تمانچا مارا سر اوپر
گرائی منہ پر خنجر کے منخ ہو
یہہ مخصوص ایسی خدا دوست ہی
یہہ تحقیق ای سے خدا دوست پیر
تو اب نام انکا سنا دون لگا
میں آدم سے ساپن کی ہوا شکل
کھلا مستعد ہوئی عورتوں کی سبہے
گراس پید سیتی نہ و اتھ کونی
کہتی اپنی گو سے لگے پاؤں سے
کری کون اوسکی مدد آن کر
میں آدم سے ساپن کری حق تب
تو کہا سے تمہاری مجھی اقدم
میری حال اوپر یہہ کری عطا
ایسی وقت میری سو صورت بدل
انجھیں رہی لوگ مجلس کے سب
اوٹھا ہاتھ دو لو فلک سامنی
جنہوں نی قسم کے راہ میں دیا

[illegible]

ارے مومنو شکر حق کا کرو
کہ ایسی پیغمبر کی امت ہوئی
قیامت کو ہرگز نہ ہو خوف غم
کہ ہو تم اوسے نام بردار کے
وسیلا جو لیکے عاقبت کا بجا
نہیں ایک افسوس رہتا مدام
ارے جاگنی سیتے سونا بھلا
مگر خوف امی بندہ تھا تیرے سے
اگرچہ نہ تجھہ مجھہ کچھہ کام ہی
گنا ہو کی زندا نمین ہون گرفتار
مجھے سے کیا ہی دو جگ مین محتاجگی
مجھے بس یہی آرزو یا رسول
الٰہی بحق محمد و پنجتن
بامداد اولاد ھم آل او
جو کوئی سنتے اسکو ہر خدا
ہوا معجزہ مصطفیٰ کا تمام

محبت سے جسکی لیتے ہیں دم
کیا ہمکو پیدا خدا پاک نے
کہ والی سے جسکا شفیع الامم
بھلا کوبلاو سے کارساز نے
بہشت وعدن مین رہو گی سدا
اکارت گئی عمر ساری تمام
ایسی زندگی سے نہ ہونا بھلا
وہ مالک ہی جن خلق پیدا کری
نہ پیدا کئی کی اوسے آج ہی
ولیکن ہی لا تقنطو سے امید
کہ مالک ہے میرا محمد نبی
یہ تصنیف معجزہ کی کیجی قبول
قیامت کو جنت مین یادون وطن
مجھے دین دنیا مین دی آبرو
وہ تھا تیرے سے کو کبھی جدا
ہر ایک مومنو دل سی کا کام

مثنوی معجزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در نعت سرور کائنات

معجزہ

[illegible]

ہین چار یہہ عنصر نبوت / ہین چار یہہ گوہر نبوت

بوبکر ہین یار غار اوسکے / ہین یار وہ جان نثار اوسکی

کل ہین جو محمد معظم / بو لگل کی ہین عادل اکرم

ہین شمع نبی چراغ عثمان / یہہ یاد ہین تو وہ نجم رخشان

خورشید ہین گر جناب سرور / تو ماہ ہین حیدر دلاور

شمشاد یہہ چار وان پر لطافت / ہین رونق گلشن رسالت

ہین ایک شجر کے چار شاخین / کچھہ فرق نہین میرے سخن مین

موجب تالیف

مجموعۂ لطف و مہر باسنے / حیرت وہ صورت معاسنے

محبوب شفیق و لطف فرمانے / دانشور بے بدل یکتا

حرفون سی ہی اذنکا نام اظہر / ہر مصرعہ کا بیچے گر

یہہ کہنے لگے کہ حال ہجرت / نادری تو کر بیان سبقت

خاطر سے تیرے مجھی جو اوسکی منظور / اسطور لکھا یہہ حال مذکور

نسیان کہین اگر ہوا ہو / طعنہ کی زبان نہ مجھہ پر وا ہو

بیان ہجرت نبی

ای فکر رسا ذرا روان ہو / ای شاخ قلم تو گل فشان ہو

لکھہ شوق سے حال ہجرت شاہ / کر مشک فشان جناب ذی جاہ

یون لکھتی ہین راویان اخبار / یون کہتی ہین حاویان اخبار

[illegible]

جب خواب میں ہوں نبی اکرم — کر ڈالیں شہید بلکی باہم
ہر قوم سے پھر مقابلہ کی — کب ہاشمیوں کو تاب ہوگی
آخر کو تنگ ہو کی خود ہی — ہو جائیں گے خونبہا پہ راضی
بوجہل کی یہ صلاح سنکر — شیطان نی کہا کہ سب میں بہتر
جب رات ہوئی تو وہ سیہ بخت — پہنچے کر کر ارادۂ سخت
تہا بام پہ اک تو اک زمین میں — ہر اک تہا لگا ہوا کمین میں
ای دوستو غور کی یہ جا ہی — کیا شان جناب کبریا ہی
بیداروں کو چاہی وہ سُلائی — اور سوتوں کو چاہی وہ جگائی
ارشاد خدا ہوا کہ جبریل — آگاہ نبی کو کر بہ تعجیل
جبریل نے آ کہا کہ سرور — کہتا ہی خدا کہ ہے وہ برتر
آمادۂ قتل ہیں یہ کفار — ہو جلد سوے مدینہ طیار
پہر حکم خدائے پاک سنکر — آمادہ ہوئی چلے پیمبر
جتنی کہ کمین میں تہے بد اندیش — سوتی رہی مثل طالع خویش
شیطان نی کہا جگا کے انکو — ای خفتہ نصیب اب تو جاگو
بیخوف خطر سدہاری حضرت — غافل رہی تم بخواب غفلت
گھبرا کے اوٹہی جو خیل کے خیل — گہر میں آئی بصورت سیل
تہے خوابگہِ نبی میں حیدر — پوچہا کہ کہاں گئی پیمبر
فرمایا کہ مجکو کیا خبر ہے — تکیہ ہی یہاں تو اور سر ہے

[illegible]

بحر دو بیتی

حضرت کا وہاں جو لب لگایا
خالق نے اوسمین شفا عطا کی
جان بخش جہان وہ عطا کی
[illegible] ہوئی سکے خدا نی ڈالیں ڈالا
اوس غار کے در پہ تانا بھالا
اور [illegible] کی کبوتروں نے آکر
بیضہ دئی اور سمجھ گئی گہر پر

[illegible]

... INSTITUTE, NEW DELHI-...

آخر تہا سفر کا وہ دن آ
اک ورنہ یہ دونو ہو گئی اسوار
پہنچے جو مدینہ مین تہا غل
کرتا تہا یہہ کوئی سے عوض شاہ
کہتا تہا کوئی کہ میرے گہر پر
ہو جائیگا گہر نہ حسرت طور
فرمایا کہ ناقہ جس جگہہ پر
جس جا کہ سے باب مسجد شاہ
وہ جای ہوئی نبی کم مختسم
پہلے وہ پڑا تہا ایک میدان
صدیق سے جب حکم والا
اصحاب نے پہر جسے سا لئے
ابو یحیی علی مرتضی بہے
فرقت نبوی علی کو منظور
سرور کا قدم پڑا جہان ہے
یارب بہ تصدق پیغمبر
تا رنج کے دلسی رنج جای

نہ نہیے جمعہ کی شب چلی مدینہ
وہانسی ہوسے روکر مصیبا ود
آئی پی طرف سے چمن و گل
گہر گیسے سید مطلع ماہ
تشریف حضور سے چلین گر
ہو جائیگے ساری تیرگی دور
ٹہیری اوسے جا پہ ہو میرا گہر
بیٹہا وہان ناقہ جا کے ناگاہ
تہا دشت مین نور کا ساعالم
پڑہتی تہی نماز وہان مسلمان
میدان وہ پڑا ہو اخر یدا
مسجد نبوی وہان بنا ئے
اور اہل دعیان مصطفے بہے
آسلئے رہے شاد و شاد خرم
کہتے ہیں وہ زمین آسمان سی
پہنچا وہ مدینہ کی زمین پر
اوس خاک کو آنکہون سے لگائی

قطعہ تاریخ اختتام از مصنف

کلمہ نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جب معراج مین رسول خدا
دیکہی نبی نے عرش پر [illegible]

[illegible]

در حضور رسول حق و بشر
کلمہ لا الہ الا اللہ

پھر فاروق منصف و عادل
ہر گھڑی صبح و شام میرا دل
کلمہ لا الہ الا اللہ

مظہر علم قبلہ کونین
رات دن خلق یاد میں بیچین
کلمہ لا الہ الا اللہ

عرض ہی حق سے یہہ میری ہر بار
جبکہ در پیش ہووے روز شمار
کلمہ لا الہ الا اللہ

مال دولت کی کچھ نہیں ہی ہوس
چھوڑی جب مرغ روح تن کا قفس
کلمہ لا الہ الا اللہ

اے خداوند ذو الجلال و کرم
جبکہ ہو مجھ پہ نزع کا عالم
کلمہ لا الہ الا اللہ

اور بحرمت حسین و حسن
صدق دل سی کہا یہہ خوش ہو کر
ہی محمد رسول اللہ

ای خدا مجھ سے مشکل
اس سخن سے کبھو ہو غافل
ہی محمد میرا رسول اللہ

نام عثمان خطاب ذو النورین
یہہ وظیفہ او نہو کا تہا دن رین
ہی محمد میرا رسول اللہ

لعب سے از کجب ... کرار
سامنے سبکے مین کروں اظہار
ہی محمد میرا رسول اللہ

ہی تمنا ... ارز و از بس
تب کہی صدق دل سے یکبس
ہی محمد میرا رسول اللہ

بطفیل رسول شاہ امم
نکلی میری زبان سی یہہ دم
ہی محمد میرا رسول اللہ

جیسے تازہ ہے دہر کا گلشن

مناجات نامہ

در نعت حضرت خیر الوری محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

تم شہ دنیا و دین ہو یا محمد مصطفی | سرگروہ مرسلین ہو یا محمد مصطفی
حاکم دین متین ہو یا محمد مصطفی | قبلہ اہل یقین ہو یا محمد مصطفی

رحمۃ للعالمین ہو یا محمد مصطفی

آسمان میں نے شب معراج کو روشن کیا | عرش و کرسی کو قدم اپنے سے ہے نور و ضیا
رنگ و بو گلشن کے جنت کی بڑہائی ہر بلا | جس جگہ ہرچہ ملایک کو نہیں ملتی ہے جا

وہانکی تم مسند نشین ہو یا محمد مصطفی

ہے تمہاری پشت پر مہر نبوت کا نشان | اور تمہارا وصف ہے طہ و یسین میں عیان
معجزے جو ہیں تمہارے ہوے کب اونکا بیان | کشور اعجاز جو ہے اوسکی تم با غور و شان

صاحب تاج و نگین ہو یا محمد مصطفی

تم کو ختم انبیا حق اور حبیب اپنا کہے | اور سدا روح الامین اوسی در سے لگے
کسی ہی کو یہ مدارج میں تمہارے سے ملے | ہے نہوگا جو اقدس بحرم اوس بحر کے

گوہر یکتا تمہیں ہو یا محمد مصطفی

ہیں جمع یہ و تو جہان آفرینش کے چمن | جسمیں کیا کیا کچھ عیان ہیں صنع خالق کے چمن
باعث خلق انکے ہو تم یا حبیب ذو المنن | اور اک مطلع بڑہ ہو میں میں اسی حسن کے تن

سو سعادت کے قرین ہو یا محمد مصطفی

تم ظہور اولین ہو یا محمد مصطفی | ہمدم جان آفرین ہو یا محمد مصطفی
وجہ قران مبین ہو یا محمد مصطفی | نزہت بستان دین ہو یا محمد مصطفی

نعت

کوئی پیدا ہوا ایسا نہو گا	عدیم المثل ہے خوبی محمد
ہمین ہی وہ جگہ پہ محراب طاعت	جہان ہی ذکر ابروی محمد
دل وحشی ہی زنجیرین توڑا تا	بشوق یاد گیسوے محمد
بس اب کافی ہی آگی جای آداب	کہان تو ہی کہان روی محمد

عہدنامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی جو کوئی اس عہدنامہ کو سارے عمر مین ایک مرتبہ پڑہے البتہ خدا چاہی ساتہہ ایمان کے جاوی اور اوسکی بہشتی ہونی کا مین ضامن ہون اور جابر کہتے ہین کہ مینی حضرت سی سُنا ہی کہ آدمی کے بدن مین تین ہزار بیماریان خداتعالی نی پیدا کی ہین ایک ہزار بیماریون کو حکیم جانتے ہین اور دوا کرتی ہین اور دو ہزار بیماریون کو کوئی نہین جانتا اور کوئی اس عہدنامہ کو اپنی پاس رکہے خداتعالی اوسکو اون ہزار بیماریون سی نگاہ رکہی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مینی حضرت سی سُنا ہی جو کوئی اس عہدنامہ کو اپنی پاس رکہے سانپون اور بچہوون سے امن مین رہے اور جادو اوسپر کارگر نہووی اور زبان بدگویون کی بند ہو جاوی اور اگر اوسکو لکہہ کر اور پانی مین دہو کر کسی دردمند کو پلاوے شفا پاوے اور حضرت خاتون جنت فرماتی ہین کہ مین نے حضرت سے سُنا ہی جو کوئی اس عہدنامہ کو شفیع لاوی حاجت اوسکی بر آوی اور اوسکو مشک

سامنے اوسکے اور حلہ بہشت کالا کر پہنا دے اور براق پر سوار کرے حق تعالی
فرشتوں سے فرماویگا کہ اس بندہ کے ساتھہ عہد نامہ ہے تو خوش ہو کہ تو دنیا
دنیا میں ہر روز اسکو پڑہتا ہے آج اوس عہد کو میں وفا کرتا ہون اب
تاج سر پر رکہہ اور جامہ بہشت کا پہن اور براق پر سوار ہو اور جب اب
بے عذاب بہشت میں جا اور جسکی تو شفاعت کرے اوسکو بخشون جب
اوس شخص کو اسطرح سے خلقت قیامت کی دیکہیگی تو منہہ
اوسکا چودہوین رات کی چاند کا سا ہے اور ایسا سامان ہے عقل حیران ہے
کہ یہہ کون سا پیغمبر ہے یا کوئی صدیق بزرگوار ہے کہ ایسی بزرگی
سے آتا ہے فرشتہ نگہبان بہشت کا کہیگا کہ یہہ پیغمبر نہین ہے بندہ خدا
اور امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے دنیا مین عہد نامہ اپنے ساتھہ
رکہتا تہا اور اوسکا یہہ نور اور برکت ہے جب خلقت دیکہیگی فریاد کرینگے اور
کہینگے کہ اتنی مدت دنیا مین ہم رہے اور افسوس کہ عہد نامہ سے غافل
رہے اور پشیمان ہووینگے عہد نامہ معظم یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں کی اور زمین کی جاننیوالے غیب کے اور ظاہر کے

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ

وہی رحمن ہے اور رحیم اے اللہ عہد کرتا ہون مین تجہسے بیچ اس زندگی

الدنيا انى اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك فلا تكلنى الى نفسى

والجنة حق والنار حق ... وان الساعة آتية لا ريب فيها

عهد نامه

عهدا توفينيه يوم القيامة انك لا تخلف الميعاد

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين